اللہ نور السمٰوات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا مصباح

ماہنامہ

مشکوٰۃ

قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

تبلیغ 1381 ہجری شمسی

فروری 2002ء

شبیہ مبارک سیدنا المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

بسم الله الرحمن الرحيم نحمده ونصلى علىٰ رسوله الكريم وعلىٰ عبده المسيح الموعودؑ

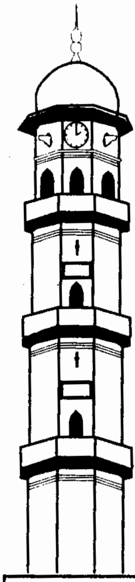

ماہنامہ

مشکوٰۃ

قادیان

MONTHLY Mishkat QADIAN

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

جلد۲۱ تبلیغ ۱۳۸۱ ہجری شمسی بمطابق فروری ۲۰۰۲ء شمارہ ۲

سالانہ بدل اشتراک
اندرون ملک: 100روپے
بیرون ملک: 30امریکن $
یا متبادل کرنسی
قیمت فی پرچہ: 10روپے

ضیاپاشیاں

اداریہ	2	حضرت مصلح موعودؓ کی قرآن دانی	20
فی رحاب تفسیر القرآن	3	اپنا دائرہ معلومات وسیع کیجئے	26
کلام الامام	5	اسلام اور پردہ	31
m.t.a. سے استفادہ (۶)	6	اخبار مجالس	33
سوانح حضرت المصلح الموعودؓ (قسط ۱)	10	فہرست مضامین مشکوٰۃ 2001ء	35
نوجوانانِ احمدیت کے نام پیغام	15	وصایا 15136-15139	38

مضمون نگار حضرات کے افکار و خیالات سے رسالہ کا اتفاق ضروری نہیں ہے

نگران: محمد نسیم خان
صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ایڈیٹر
زین الدین حامد

نائبین
نصیر احمد عارف
عطاء الٰہی احسن غوری

مینجر: طاہر احمد چیمہ

پرنٹر و پبلشر: منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے
کمپیوٹر کمپوزنگ: عطاء الٰہی احسن غوری، صمد احمد غوری، شاہد احمد ندیم، طاہر احمد امینی
دفتری امور: راجا ظفر اللہ خان، انسپکٹر مشکوٰۃ
مقام اشاعت: دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت
مطبع: فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان

Printed at Fazle Umar Printing Press Qadian and Issued from Office Majlis Khuddamul Ahmadiyya Qadian (Pb)
By Munir Ahmad Hafizabadi M.A Printer & Publisher. {Cover designed by Al Fazl Computers .Qadian}

اداریہ

کہاں غربال میں رہتا ہے پانی

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے عارفانہ منظوم کلام کا ایک مصرعہ اداریہ کا عنوان بنایا گیا ہے جسمیں سیّدنا حضرت اقدس علیہ السلام نے روحانی لحاظ سے ترقی کرنے کے خواہاں اور قرب و وصالِ الٰہی میں آگے بڑھنے کی تمنا رکھنے والوں کے لئے ایک عظیم الشان گُر سکھایا ہے۔ یہ ایک ایسی سادہ مثال ہے کہ ہر شخص خواہ وہ پڑھا لکھا ہو یا اَن پڑھ بآسانی سمجھ سکتا ہے۔ غربال ایسے برتن کو کہتے ہیں جسمیں سوراخیں ہوں۔ غربال میں پانی نہیں رہ سکتا خواہ کسقدر وافر مقدار میں ڈالدیا جائے چند لمحوں میں خالی کا خالی دکھائی دے گا۔ اس کے برعکس اگر اُن سوراخوں کو بند کر دیا جائے تو جسقدر بھی پانی ڈالا جائے وہ محفوظ رہے گا۔ خواہ قطرہ قطرہ ہی ٹپکایا جائے ایک وقت ایسا آئے گا کہ برتن بھر جائے گا اور چھلکنے لگے گا۔ اور حسب ضرورت اس سے کام لیا جا سکے گا۔ یہی حال انسانی اعمال کا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

کہاں تک جوش آمال و امانی
یہ سو سو چھید ہیں تم میں نہانی
پھر کیوں کر ملے وہ یار جانی
کہاں غربال میں رہتا ہے پانی

انسانی قلوب میں خواہشات اور تمناؤں کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر موجزن ہے۔ سینکڑوں سوراخیں ہیں جو ظاہری نظروں سے اوجھل ہیں۔ عام انسان اسکی موجودگی کا ادراک نہیں کر سکتا اور ان سوراخوں کے ہوتے ہوئے انسان کسطرح محبوب حقیقی تک رسائی پا سکتا ہے۔ قرب و وصالِ الٰہی کے شیریں چشمہ سے کیونکر وہ سیراب ہو سکتا ہے۔ اُن اشعار میں عرفان کا ایک سمندر نہاں ہے۔ اعمالِ صالحہ کے درخت کی آبپاری کا اصل طریق سمجھایا گیا ہے۔ بظاہر انسان نیکیاں بجالاتا ہے اور اپنی طرف سے وہ پُر یقین ہوتا ہے کہ اس کا نتیجہ اچھا نکلے گا۔ لیکن بسا اوقات نتیجہ برعکس نکلتا ہے۔ اسلئے کہ ان کے اعمال ضائع ہوئے ہوتے ہیں۔ کئی قسم کی کمزوریوں اور ادنیٰ شہوات اور خواہشات کی اسیری کے نتیجہ میں اُن کے اعمال بے ثمر رہتے ہیں۔ اکارت چلے جاتے ہیں۔ اس لئے سب سے پہلے اُن سوراخوں کو بند کرنے کی ضرورت ہے جہاں سے نیکیوں کے ضائع ہوجانے کا امکان موجود ہے۔ جیسے جیسے چھیدیں بند ہوتے جاتے ہیں ویسے ویسے ایمان اور اعمال اپنا اثر دکھانے لگتے ہیں۔ خواہ انسان کی چال کسی قدر دھیمی ہی سہی ایک وقت وہ منزل تک ضرور پہنچ جائے گا۔ اندھیرے میں بھولے بھٹکے مسافر کو دیر تک ایسا رہنا نہیں پڑتا۔ تاریکی کے بعد یقیناً صبح نمودار ہوتی ہے۔ انسان کمزور ہے کمزوری اس کی فطرت کا لازمہ ہے۔ ایک بچہ کی طرح نا چاہتے ہوئے بھی بسا اوقات وہ گرتا ہے۔ پھر اپنی کمزوری پر پچھتاتا ہے۔ پھر اٹھنے کی کوشش کرتا ہے پھر چلتا ہے۔ بار بار کوششوں کے نتیجہ میں مختلف مراحل سے گذرنے کے بعد وہ اس قابل بن جاتا ہے کہ وہ سیدھے چل سکے۔ پھر وہ اس قابل ہوتا ہے کہ تیز چل سکے۔ پھر ایک مرحلہ ایسا آتا ہے کہ وہ دوڑنے لگتا ہے۔ پھر اس قدر تیز رفتاری کے ساتھ دوڑنے لگتا ہے کہ سست اور کمزور اور غافل لوگ پیچھے رہ جاتے ہیں۔ یہی حال عالم روحانیت کا ہے۔ انسان بار بار گرتا ہے۔ ہزرہا اولیاء اللہ کا یہ آزمودہ نسخہ ہے کہ سعیِ مسلسل کے نتیجہ میں کامیابی ملتی ہے۔ "خیر الاعمال ادومہا" دوام اختیار کرنا لازمی ہے۔ وقتی محنت اور جوش سے انسان

باقی ص ۳۰ پر

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تفسیر کبیر سے ماخوذ

(قسط 11)

یہ یادرکھنا چاہیے کہ خلق من فلانٍ عربی زبان کا ایک محاورہ ہے جس کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ یہ امر فلاں شخص کی طبیعت میں داخل ہے۔قرآن کریم نے بعض اور مقامات پر اس محاورہ کو استعمال کیا ہے۔مثلاً ایک مقام پر فرماتا ہے اللہ الذی خلقکم من ضعف (الروم ۶) اللہ ہی ہے جس نے تمہیں ضعف سے پیدا کیا ہے۔ اب اس کا یہ مطلب نہیں کہ ضعف کوئی مادہ ہے جس سے انسان پیدا کیا گیا ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ انسانی فطرت میں ضعف پایا جاتا ہے یا مثلاً آتا ہے خلق الانسان من عجلٍ (الانبیاء ع ۳) انسان عجلت سے پیدا کیا گیا ہے۔اس کا بھی یہ مطلب نہیں کہ جلد بازی کوئی مادہ ہے جس سے انسان کو بنایا گیا ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ انسان کی فطرت میں جلد بازی کا مادہ بھی ہے۔اسی طرح یہاں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ خلق الانسان من علقٍ۔انسان کو اللہ تعالیٰ نے علق سے پیدا کیا ہے یعنی انسان کو فطرتاً اللہ تعالیٰ نے ایسا بنایا ہے کہ اس میں علق پایا جاتا ہے علق کے ایک معنے جیسا کہ حل لغات میں بتایا جا چکا ہے محبت کے بھی ہوتے ہیں اور دشمنی اور عداوت کے بھی ہوتے ہیں۔پس خلق الانسان من علقٍ کے معنے یہ ہوئے کہ انسان کے اندر اللہ تعالیٰ نے جذبات کا ایک طوفان پیدا کیا ہے اس کے اندر محبت بھی پیدا کی ہے اور اس کے اندر نفرت بھی پیدا کی ہے۔انہی دو فطری مادوں کو پیش کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم انسانی فطرت کو دیکھو تو تم پر یہ حقیقت روشن ہوگی کہ ہم نے جذبات محبت اور جذباتِ نفرت دونوں اس میں پیدا کئے ہیں اور جب ہم نے اس میں جذباتِ محبت بھی پیدا کئے ہیں اور جذبات نفرت بھی۔تو ضروری تھا کہ یہ جذبات ایک دن اپنی تکمیل کو پہنچتے۔یہ امر ظاہر ہے کہ انسان جذبات کے ادھورے ظہور پر قانع نہیں ہوسکتا۔بلکہ وہ چاہتا ہے کہ اس کے اندر جو جذبات بھی پائے جاتے ہیں ان کا مکمل ظہور ہو۔وہ فطرت کی پیاس بجھانے اور اپنے جذبات کی سیری کے لئے ایک تکمیل کی احتیاج محسوس کرتا ہے اور اس بات کے لئے بے تاب رہتا ہے کہ اس کا ہر فطری جذبہ اپنی کامل صورت میں رونما ہو اور صانع فطرت نے جس غرض کیلئے انسان کو مختلف جذبات میں ڈھالا ہے وہ غرض اسے حاصل ہو۔انسان کی اس طبعی اور فطری خواہش کو مدنظر رکھتے ہوئے غور کرو جب اللہ تعالیٰ نے پیدائش انسانی کے ساتھ ہی اس کی فطرت میں جذبۂ محبت بھی رکھ دیا تھا اور جذبۂ نفرت بھی تو جب تک ان دونوں جذبات کی تکمیل نہ ہو جاتی جب تک ایسا انسان دنیا میں پیدا نہ ہوتا جو اللہ تعالیٰ سے اتنی محبت کرتا کہ اس سے بڑھ کر اور کسی سے محبت نہ کرتا اور شیطان سے اتنی نفرت کرتا کہ اس سے بڑھ کر اور کسی سے نفرت نہ کرتا اس وقت تک یہ کس طرح کہا جاسکتا تھا کہ انسان اپنے ارتقاء کو پہنچ گیا ہے۔تم اگر یہ کہتے ہو کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے ہی دنیا اپنے ارتقائی نقطہ کو حاصل کر چکی تھی تو یہ بالکل غلط ہے۔کیونکہ ابھی تک نہ تعلیم ایسی آئی تھی جو خدا تعالیٰ سے کامل محبت اور شیطان سے کامل نفرت کا سبق دیتی اور نہ کوئی انسان ایسا مبعوث ہوا تھا جس نے ان جذبات کو اپنے کمال تک پہنچا دیا ہو اور جس نے خدا تعالیٰ سے ایسی محبت کی ہو جو اپنی ذات میں بے مثال ہو اور

شیطان سے ایسی نفرت کی ہو جو اپنی ذات میں بے مثال ہو۔اس لئے تم نہیں کہ سکتے کہ دنیا کا مقصود پورا ہو چکا ہے۔پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس خدا نے انسان کو ان دو طاقتوں کے ساتھ پیدا کیا ہے جس نے کامل درجہ کی محبت اور کامل درجہ کی نفرت کا مادہ اس کی فطرت میں ودیعت کیا ہے اے محمد رسول اللہ اس کا نام لے کر پڑھ یعنی دنیا میں اعلان کر کہ آج میرے ذریعہ خدا تعالیٰ سے کامل محبت اور شیطان سے کامل نفرت کا ظہور ہونے والا ہے۔

دوسرے معنے اس کے یہ ہو سکتے ہیں کہ انسان کو ایک خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا گیا ہے یعنی ادنیٰ حالت سے ترقی دے کر بڑھایا گیا ہے۔جسطرح انسانی فرد کو ہم نے اس رنگ میں بنایا ہے کہ وہ ادنیٰ حالت سے ترقی کر کے کمال تک پہنچتا ہے اسی طرح ہم نے تمام مخلوق کو بنایا ہے اور وہ اپنے کمال کے ظہور کے لئے ایک تدریج کی محتاج ہوتی ہے۔تم جانتے ہو اگر کسی عورت کے پیٹ میں بچہ ہو اور اس کا پانچویں یا چھٹے مہینے اسقاط ہو جائے تو تم ایسی عورت کو بچہ والی عورت نہیں کہتے۔بچے والی عورت تم اسی کو کہو گے جس کا بچہ پورے دنوں کے بعد پیدا ہو۔اسی طرح اگر مخلوق تدریجی رنگ میں ترقی کرتے کرتے اپنے ارتقاء کے آخری نقطۂ تک نہ پہنچتی تو ایسا ہی ہوتا جیسے کسی بچے کا پانچویں یا چھٹے ماہ اسقاط ہو جاتا ہے۔اگر موسیٰؑ پر دنیا ختم ہو جاتی تو کہا جاتا کہ وہ مخلوق جو اللہ تعالیٰ نے پیدا کرنی چاہی تھی اس کا اسقاط ہو گیا۔اگر عیسیٰؑ پر دنیا ختم ہو جاتی تو کہا جاتا کہ وہ مخلوق جو اللہ تعالیٰ نے پیدا کرنی چاہی تھی اس کا اسقاط ہو گیا۔اگر پیدائش عالم کے نتیجہ میں ایک کامل وجود پیدا نہ ہوتا اور اس سے پہلے ہی یہ سب دنیا فنا ہو جاتی تو کہا جاتا کہ وہ مخلوق جو اللہ تعالیٰ نے پیدا کرنی چاہی تھی اس کا اسقاط ہو گیا جیسے حمل کے پانچویں یا چھٹے مہینہ میں بعض دفعہ بچہ گر جاتا ہے اور عورت کو کوئی شخص صاحب اولاد نہیں کہتا۔یہی حال دنیا کا ہوتا اگر نویں مہینہ کا کامل وجود اس دنیا میں پیدا نہ ہوتا تو بنی نوع انسان کی پیدائش بالکل اکارت چلی جاتی۔دنیا بانجھ تو کہلا سکتی تھی مگر یہ نہیں کہا جا سکتا تھا کہ جس مقصد کے لئے اس دنیا کو پیدا کیا گیا تھا وہ حاصل ہو گیا ہے۔بے شک اس سے پہلے عیسیٰؑ بھی آئے اور موسیٰؑ بھی آئے اور ابراہیمؑ بھی آئے اور نوحؑ بھی آئے مگر موسیٰ اور عیسیٰ اور ابراہیم اور نوح کی مثال پانچویں یا چھٹے ماہ کے بچہ کی سی ہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال اس نویں ماہ کے بچہ کی سی ہے جو تندرستی کی حالت میں پیدا ہوا تم چھٹے ماہ کے بچہ کو بچہ نہیں کہتے کیونکہ وہ کامل نہیں ہوتا تم صرف نویں ماہ کے بچہ کو بچہ کرتے ہو کیونکہ وہ کامل ہوتا ہے۔اسی طرح موسیٰ اور عیسیٰ کے ساتھ تمہاری تکمیل نہیں ہو سکتی تمہاری تکمیل وابستہ ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے۔ان کے بغیر دنیا اپنے مقصود کو حاصل نہیں کر سکتی۔

غرض یہاں دونوں معنے ہو سکتے ہیں۔یہ بھی "خلق الانسان من علق" سے مراد خون کا لوتھڑا ہے اور آیت کے یہ معنے ہیں کہ انسان کو ادنیٰ حالت سے ترقی دی ہے۔

دوسرے معنے اس کے یہ ہیں کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے محبت اور نفرت کے جذبات دے کر پیدا کیا ہے جب تک محبت اور نفرت کے جذبات اس میں کامل طور پر ظاہر نہ ہو جائیں اس وقت تک پیدائش انسانی کا مقصد حاصل نہیں ہو سکتا تھا پس ایسی شریعت کا آنا ضروری تھا جو ایک طرف خدا تعالیٰ سے کامل محبت کی تعلیم دیتی اور دوسری طرف شیطان سے کامل نفرت کی تعلیم دیتی یا ایسا انسان ظاہر ہوتا جو ایک طرف اللہ تعالیٰ سے کامل اتصال رکھتا اور دوسری طرف شیطان سے کامل بعد اس کی طبیعت میں پایا جاتا۔

(تفسیر کبیر جلد 9 صفحہ 68-266) (جاری)

کلام الامام

دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام ''مصلح موعود'' کے بارے میں عظیم الشان پیشگوئی کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''خدائے رحیم و کریم نے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے (جَلَّ شَانُہٗ وَ عَزَّ اسْمُہٗ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے۔ تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے۔ اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر! تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آ جائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔

سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذرّیت و نسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے اس کو مقدس روح دی گئی ہے۔ اور وہ رجس سے پاک ہے، وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا وہ صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کریگا وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے اپنے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کرنیوالا ہوگا۔ دو شنبہ ہے مبارک دو شنبہ۔ فرزندِ دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول والآخر مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی رُوح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی تب اپنے نفسی نقطۂ آسمان کی طرف اُٹھایا جائے گا وکان امراً مقضیا۔ (از اشتہار ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء ص ۳)

(یہ عظیم الشان پیشگوئی سیدنا حضرت مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وجود باجود میں نہایت احسن رنگ میں حرف بحرف پوری ہوئی اور آپ 52 سال تک خلافت احمدیہ کے اعلیٰ و عظیم منصب پر فائز رہے اور عظیم الشان کارہائے نمایاں سرانجام دئے۔ اس پیشگوئی میں مذکور تمام اوصاف حمیدہ کے آپ مظہر اتم ٹھہرے۔ یہ پیشگوئی جہاں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک منہ بولتا ثبوت ہے وہاں ہستی باری تعالیٰ پر بھی ناقابل تردید دلائل مہیا کرتی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذلک

m.t.a. سے استفادہ {6}

سیدنا حضرت امیر المؤمنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجالس عرفان و دیگر پروگراموں سے کما حقہ استفادہ آسان بنانے کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی طرف سے ایک جامع منصوبہ بنایا گیا ہے جسکے تحت مکرم شیراز احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی قیادت میں ایک ٹیم مسلسل کام کررہی ہے۔اور یہ ٹیم M.T.A. پر نشر ہونے والے حضور انور کے پروگرام کا خلاصہ تیار کرتی ہے۔حتی الوسع حضور انور کے ہی مبارک الفاظ میں یہ خلاصہ تیار کیا جاتا ہے۔اور یہاں قادیان میں محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم ایڈیٹر بدر کی راہنمائی میں ایک ٹیم اس کے تراجم اور ترتیب میں کام کررہی ہے۔مکرم خورشید احمد صاحب خادم اور مکرم تسنیم احمد صاحب فرخ اس کمیٹی کے ممبران ہیں۔یہ سب دوست قارئین کی دعاؤں کے مستحق ہیں جن کی کاوش سے مشکوٰۃ کو علوم و معارف قرآن پر مشتمل یہ مائدہ قارئین تک پہنچانے کی سعادت مل رہی ہے۔جزاھم اللہ احسن الجزاء (ادارہ)

بقیہ بنگالی ملاقات ریکارڈنگ

11.4.2001

سوال: ہمیں کس طرح کی موسیقی سننی چاہئے؟

جواب: آپ ایم۔ٹی اے کی موسیقی سنیں جو آواز کی موسیقی ہے اور یہی بہترین موسیقی ہے۔

سوال: ہومیو پیتھی علاج سے کتنی عمر تک کے لوگوں کو قد بڑھانے میں مدد مل سکتی ہے؟

جواب: ہومیو پیتھی ادویات چھوٹے قد والے خاندان کے لوگوں کو دینی چاہئے یہ ادویات بڑھنے تک کی عمر تک مدد کرتی ہے۔

سوال: کیا ہم انٹرنیٹ پر ایم ٹی اے دیکھ سکتے ہیں؟

جواب: آپ ایم ٹی اے انٹرنیٹ پر کیوں دیکھنا چاہتے ہیں۔آپ اسے براہِ راست ٹی وی پر دیکھیں یا ویڈیو پر اس کی ریکارڈنگ دیکھیں۔انٹرنیٹ بہت بُری چیز ہے اس سے نہ دیکھیں۔

سوال: کیا الہامی کتابیں صرف چار ہی ہیں؟

جواب: نہیں۔بہت سے نبیوں کو کتاب دی گئی ہے۔اس لئے الہامی کتابیں صرف چار ہی نہیں ہیں۔

سوال: ہمیں گوشت خور جانوروں کو کیوں نہیں کھانا چاہئے؟

جواب: ہمیں گوشت خور جانوروں کو نہیں کھانا چاہئے کیوں کہ جسم سے سخت بد بو آتی ہے اور وہ بہت گندے ہوتے ہیں۔انسان ہی ایک ایسا جاندار ہے کہ گوشت خور ہونے کے باوجود جس کے جسم سے بدبو نہیں آتی۔

سوال: حضرت آدم علیہ السلام کونسی زبان بولتے تھے؟

جواب: آپ عربی زبان بولتے تھے۔

سوال: اطفال کیسے تبلیغ کر سکتے ہیں؟

جواب: اطفال کو نیک نمونہ اور دعا کے ساتھ تبلیغ کرنی چاہئے۔اگر آپ اچھے ہیں اور دوسروں کے ساتھ آپ کا برتاؤ اچھا ہے اور نرم زبان استعمال کرتے ہیں تو تمام اچھے بچے آپ کی طرف آئیں گے۔اس کے بعد آپ محبت اور حکمت کے ساتھ تبلیغ کر سکتے ہیں۔

سوال: ہم دوسروں کے سامنے ہستی باری تعالیٰ کا ثبوت کیسے دے سکتے ہیں؟

جواب: انسانی جسم کے طریق کار کو دیکھیں اور اس پر غور کریں۔اپنی آنکھوں کو دیکھیں اپنے کانوں کو دیکھیں کہ یہ کیسے

بنے۔ یہ سب خدا تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت ہیں۔ یہ ثبوت ہیں کہ خدا آپ کے جسم میں موجود ہے آپ ان پر غور کریں تو خدا آپ کو نظر آئے گا اور آپ دوسروں کو بھی دکھا سکیں گے۔ آپ اپنی جین کو دیکھیں۔ اپنے دانتوں پر غور کریں۔ یہ بڑھتے ہیں۔ مان لیں اگر یہ بنا رُکے ہی بڑھتے چلے جائیں تو (نچلے دانت) دماغ کے آر پار ہو جاتے۔ یہ ایک مخصوص رفتار سے بڑھتے ہیں۔ اور مخصوص رفتار سے ٹوٹتے ہیں۔ دانتوں کے طریق کار کو دیکھیں۔

آپ کٹھ پھوڑا (Wood-pecker) کے نظام شنوائی پر غور کریں۔ اس کی کتنی اچھی طریق سے حفاظت کی گئی ہے۔ اس کے دماغ اور کان کے درمیان گدے دار نظام ہے۔ جو جھٹکوں سے دماغ کی حفاظت کرتا ہے۔ اندھا ارتقاء (Blind Evolution) کیسے اس کی توجیہہ کر سکتا ہے۔ یہ اللہ ہی ہے جس نے گدے دار نظام بنایا ہے۔ جانوروں کو دیکھیں یہ تمام خدا تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت ہیں۔ اس لئے خدا تعالیٰ کی مخلوقات پر غور کرتے رہنا چاہئے۔ اگر آپ کو خدا تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت ملے گا تو ہی آپ دوسروں کو اس کے بارہ میں بتا پائیں گے۔ اس دہریت کی دور میں بچوں کو اس بارہ میں پڑھنا چاہئے اور دوسروں کو بتانا چاہئے۔

فرینچ ملاقات

ریکارڈنگ 13.8.01

سوال: افریقہ کے جلسہ کے بارہ میں حضور کا کیا خیال ہے؟

جواب: انشاء اللہ میں افریقہ جاؤں گا اور افریقہ میں عظیم جلسہ ہوگا۔

سوال: حکومت پاکستان اپنا فرض ادا نہیں کر رہی ہے۔ اس لئے کیا ہمیں زکوۃ یا دوسرے واجبات انہیں ادا کرنے روک دینے چاہئیں؟

جواب: نہیں یہ صحیح نہیں۔ حکومت چاہے کتنی ہی ظالم کیوں نہ ہو اس کے واجبات ادا کرنے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ حکومت سے حساب لیگا۔

سوال: کیا افلاطون سقراط کا خلیفہ تھا؟

جواب: نہیں۔ افلاطون سقراط کا خلیفہ نہیں تھا۔

سوال: کیا ہم اللہ تعالیٰ کے فضل کو یاد رکھنے کے لئے اپنے پُرانے کپڑے سنبھال کر رکھ سکتے ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ کے فضل اور اپنے غربت کے دنوں کو یاد رکھنے کے لئے اگر اپنے کپڑے سنبھال کر رکھتے ہیں تو اس میں کوئی نقصان نہیں ہے اور اس مقصد کے لئے آپ کو اپنے پُرانے کپڑے سنبھال کر رکھنے کی اجازت ہے۔

سوال: ہندوستان پاکستان کی جنگ میں احمدی سپاہیوں کو کیسے لڑنا چاہئے؟

جواب: پاکستان میں رہنے والے احمدی فوجیوں کو پاکستان کا وفادار ہونا چاہئے اور جتنے اچھے طریق سے جنگ کر سکتے ہیں کرنی چاہئے۔ ہندوستان میں رہنے والے احمدی فوجیوں کو ہندوستان سے وفادار رہنا چاہئے۔ اور جتنے اچھے طریق سے جنگ کر سکتے ہیں کرنی چاہئے۔ ہو سکتا ہے کہ سرحد کے پار سے احمدی فوجی سرحد کے پار کے احمدی فوجی کو مار دیں تو وہ اس کے ذمہ دار نہیں ہونگے بلکہ ان کے لیڈر اور آقا اس کے ذمہ دار ہوں گے۔ فوجی ذمہ دار نہیں ہوتے۔ بلکہ ان کے آقا ذمہ دار ہوتے ہیں۔

سوال: پیراشوٹنگ میں زندگی کو خطرہ ہے کیا اس کی اجازت ہے؟

جواب: یہ بہت فائدہ مند ہے۔ ہر کھیل میں جان کو خطرہ ہے۔ یہانتک کہ پیدل چلتے ہوئے بھی آپ مر سکتے ہیں۔ تو کیا آپ پیدل چلنا بند کر دیں گے۔ ہر کھیل میں اچانک یا حادثاتی موت کا خطرہ ہے لیکن آخر کار تمام کھیلیں انسان کے لئے اچھی ہیں۔

سوال: کیا ایک ہی قبر میں دو مُردوں کو دفن کیا جاسکتا ہے؟

جواب: جنگ اُحد کے بعد شہید صحابہ کو ایک بڑی قبر میں دفنایا گیا۔ ایک ہی قبر میں مُردوں کو دفنانے میں کوئی ممانعت نہیں ہے۔ اگر جگہ کی کوئی کمی ہے تو مُردوں کو ایک ہی قبر میں دفنایا جاسکتا ہے۔

سوال: کیا قربانی کا گوشت غیر مسلموں کو دیا جاسکتا ہے؟

جواب: اس پر کوئی ممانعت نہیں ہے۔ قربانی کے گوشت کا 1/3 غرباء کو، 1/3 رشتہ داروں کو، 1/3 اپنے گھر کے لئے رکھنا چاہئے۔ اس کی کوئی ممانعت نہیں ہے۔ کیوں کہ رشتہ دار غیر مسلم ہو سکتے ہیں۔ حق تلفی نہیں کرنی چاہئے۔

سوال: ہوسکتا ہے متقی ماباپ کے بچے متقی نہ ہو۔ اس کو کیسے روکا جاسکتا ہے۔

جواب: سب اچھا طریق جس کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نصیحت کی ہے وہ یہ ہے کہ بچے کی پیدائش سے پہلے ہی اس کے لئے دُعا کریں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہزار سال پہلے دعا کی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دُعاؤں کا قرآن مجید میں بار بار ذکر ہے۔ دُعا سب سے اہم چیز ہے۔ دُعا ہی ان کو بچاسکتی ہے لیکن ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔ بچے پیدائش کے وقت پاک ہوتے ہیں۔ لیکن بعد میں معاشرہ کے بد اثر سے گمراہ ہو جاتے ہیں۔ اگر بچوں کی پیدائش سے پہلے ان کے لئے دعا کی جائے تو ان کے گمراہ ہونے کا کوئی امکان نہیں۔

سوال: اگر ہم جلسہ سالانہ میں نہ آپائیں تو کیا ہوتا ہے؟

جواب: اگر اس قسم کے حالات پیش آجائیں کہ آپ جلسہ میں نہ آسکیں تو آپ کی جلسہ میں جانے کی خواہش کو اللہ قبول فرمائے گا۔ جیسے آپ نے جلسہ میں شرکت کی ہو۔

سوال: جماعت میں قربانی کا جذبہ کیسے پیدا کیا جاسکتا ہے؟

جواب: صرف نصیحت کے ذریعہ۔ آپ لگاتار نصیحت کرتے رہیں۔ چاہے کوئی سنے یا نہ سنے۔ آپ نصیحت کرنے سے نہ تھکیں۔ لوگ آپ کی بات سنیں گے۔

سیالکوٹ میں ایک شخص اپنے دوست کو فجر کی نماز مسجد میں ادا کرنے کے لئے لگاتار اس کے گھر جا کر نصیحت کرتا تھا۔ بد قسمتی سے اس کا دوست بہت ضدی تھا۔ اس نے اپنے دوست کو جو اس کو مسجد میں آنے کے لئے کہہ رہا تھا کو بُرا بھلا کہنا شروع کر دیا اور کہا کہ اگر وہ دوبارہ آیا تو وہ اس کی ٹانگیں توڑ دے گا۔ آخر میں نصیحت کرتے کرتے تھکنے کے بعد اس نے اپنے دوست کو نصیحت کرنا بند کر دیا پر بعد میں اس شخص پر نصیحت کا اثر ہوا اس نے (جس شخص کو مسجد میں بُلایا گیا تھا) سوچا کہ اس کے دوست کا اس سے کوئی رشتہ نہیں نہ ہی اس کو نصیحت کرنے سے کوئی فائدہ ہوگا۔ اور نصیحت تو صرف خالصتاً للہ ہے۔ اس لئے اس کو پچھتاوا ہوا اور اس نے پانچ وقت مسجد میں آنا شروع کر دیا۔ ایک مرتبہ میں سیالکوٹ گیا۔ اس دن بہت ٹھنڈ تھی۔ اور بارش ہو رہی تھی میں نے بہت انتظار کیا پر کوئی نمازی نہ آیا (فجر کی نماز کے لئے) سوائے ایک

آدمی کے جو ایک طرف بیٹھا ہوا تھا۔امام بھی نہ آیا۔اس لئے ہم نے نماز اکٹھے ادا کی۔ میں نے اسے پہچان لیا اور پوچھا کہ کیا وہ وہی شخص ہے جو پہلے کبھی مسجد میں نہیں آتا تھا۔ایک مشکل دن جب سب لوگ یہاں تک کہ امام بھی نماز بھول گئے وہ مسجد میں نماز پڑھنے آیا تھا۔اس سے مجھے قرآن مجید کی وہ آیت یاد آ گئی جس میں کہا گیا ہے کہ نصیحت کرتے رہو اور نصیحت کرنے میں ثابت قدم رہو اس کا اثر ضرور ہو گا۔

سوال: رشتہ داروں کی مالی مدد کرنا خیرات ہے یا فرض؟

جواب: نزدیکی رشتہ داروں اور دور کے رشتہ اداروں پر بھی خرچ کرنا فرض ہے۔اگر آپ یہ اللہ کے لئے کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کو خیرات میں شامل کرے گا اور آپ کو خیرات کی جزا دیگا۔

سوال: کیا ماں کے دودھ سے بچے کو بیماریاں منتقل ہوسکتی ہیں؟

جواب: نہیں۔ ماں کے دودھ سے بیماریاں منتقل نہیں ہوسکتیں۔ماں کا دودھ بیماریوں سے بچاتا ہے۔ماں کے دودھ کا کوئی نعم البدل نہیں ہے۔ایڈز ماں کے دودھ کے ذریعہ منتقل نہیں ہوسکتی بلکہ یہ بچہ دانی میں بچے میں منتقل ہوتا ہے۔

سوال: کیا مغربی ممالک میں بھی احمدیوں پر مظالم کئے جائیں گے؟

جواب: یورپ یا امریکہ یا کسی بھی آزاد ملک میں احمدیوں پر مظالم ہونگے جب وہ احمدیت کے پھیلاؤ سے ڈریں گے۔لیکن ایسا ہونے میں ابھی دیر ہے۔اگلے پچاس سالوں تک ایسا نہیں ہوگا۔

ارشاد نبوی ﷺ

﴿الصلوۃ معراج المومنین﴾

"نماز مومنوں کی ترقی کا ذریعہ ہے"

Love for All, Hatred for None

M. C. Mohammad

Kodiyathoor

SUBAIDA TIMBER

Dealers In :

TEAK TIMBER, TIMBER LOG, TEAK POLES & SIZES TIMBER MERCHANTS

Chandakkadave, P.O. Feroke
KERALA - 673631
☎ : 0495 - 403119 (O)
402770 (R)

ھوالشافی ہومیو پیتھک کلینک قادیان

We Treat but Allah Cures

۱) ڈاکٹر سید سعید احمد صاحب Ph:(R)-20432

۲) ڈاکٹر چوہدری عبدالعزیز اختر Ph:(R) 20351

محلہ احمدیہ قادیان

143516 پنجاب

Ph:-(Clinic)
01872-22278

قسط اول

سوانح حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعود رضی اللہ عنہ

از محترمہ صاحبزادی امتہ القدوس صاحبہ۔ ربوہ

پیارے بچو! تم نے بہت سے بڑے آدمیوں کی کہانیاں پڑھی ہوں گی آ ہم تمھیں اس زمانے کے ایک ایسے بڑے آدمی کی کہانی سناتے ہیں جس کے پیدا ہونے کی اللہ میاں نے اس کے پیدا ہونے سے پہلے خبر دی تھی۔ تو بچو! یہ کہانی شروع ہوتی ہے 1886ء سے۔ لو سُنو!

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام 22 جنوری 1886ء کو ہوشیار پور تشریف لے گئے۔ وہاں آپؑ چالیس دن تک شیخ مہر علی جو ہوشیار پور کے رئیس تھے کے مکان کی اُوپر والی منزل میں ٹھہرے۔ اس مکان کا نام طویلہ تھا۔ ان چالیس دنوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نہ کسی سے ملے نہ کسی کے گھر گئے۔ بس سارا دن خاموشی سے خدا تعالیٰ کی عبادت اور دُعائیں کرتے رہتے۔ انہی دنوں اللہ میاں نے آپ کو ایک بہت نیک بیٹے کی خوش خبری دی۔ 20 فروری 1886 کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک اشتہار لکھا جس میں وہ پیشگوئی تھی۔ جس میں اللہ میاں نے آپ کو ایک بہت عظیم بیٹے کی خبر دی تھی۔ بچو! عظیم کا مطلب ہے بڑا۔ عظیم اس کو کہتے ہیں جو بڑے بڑے اور اچھے اچھے کام کرے اور بہت اچھے اخلاق والا ہو۔ وہ پیشگوئی ہم یہاں لکھ رہے ہیں تا کہ تمہیں بھی اس پیشگوئی کا پتہ چل جائے۔

پیشگوئی مصلح موعودؓ

"میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے۔ تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے۔ اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر! تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آ جائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔

سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذرّیت و نسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے

اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے اس کو مقدس روح دی گئی ہے۔ اور وہ رجس سے پاک ہے، وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا وہ صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کریگا وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے اپنے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کر نیوالا ہوگا۔ دو شنبہ ہے مبارک دو شنبہ۔ فرزندِ دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول والآخر مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی رُوح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی تب اپنے نفسی نقطۂ آسمان کی طرف اُٹھایا جائے گا وکان امراً مقضیا۔

بچو! یہ ہے وہ پیشگوئی جو حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق تھی اور خدا تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ یہ لڑکا جس کا ذکر پیشگوئی میں ہے نو سال کے اندر اندر پیدا ہو جائے گا۔ حضرت مصلح موعودؓ سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا جو چھوٹی عمر میں فوت ہو گیا اس پر دشمن بہت خوش ہوئے کہ آپ کی بات غلط نکلی ہے لیکن اللہ میاں کی باتیں کبھی غلط نہیں ہوا کرتیں اور یہ پیشگوئی تو اللہ میاں کی طرف سے تھی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے لکھا ہے کہ

''دوسرا لڑکا جس کی نسبت الہام نے بیان کیا کہ دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا دوسرا نام محمود ہے وہ اگرچہ ابھی تک جو یکم دسمبر 1888ء ہے پیدا نہیں ہوا مگر خدا تعالیٰ کے وعدے کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں''

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سبز رنگ کے کاغذ پر ایک اشتہار چھپوایا جسے سبز اشتہار کہتے ہیں اُس میں آپ نے لکھا، کہ مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا اور نیز دُوسرا نام اس کا محمود اور تیسرا نام اس کا بشیر ثانی بھی ہے اور ایک الہام میں اس کا نام فضل عمر ظاہر کیا گیا ہے۔

پنڈت لیکھرام جو حضور کا بہت بڑا دشمن تھا اس نے اپنے اشتہاروں میں لکھا کہ تین سال تک آپ کی اولاد ختم ہو جائے گی اور آپ کا کوئی بچہ زندہ نہیں رہے گا لیکن اس کی بات غلط ہوئی اور حضرت مرزا بشیر الدین محمود حضرت اُمّ المؤمنین نصرت جہاں بیگم کے ہاں 12 جنوری 1889ء کو ہفتے کے دن رات کے دس گیارہ بجے کے قریب پید ہوئے۔ بچو! یاد رہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حضرت نصرت جہاں بیگمؓ سے شادی بھی خدا تعالیٰ کے الہام کے مطابق ہوئی تھی۔ اور اس شادی سے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ کے علاوہ اور بچے بھی پیدا ہوئے۔ ان میں سے جنہوں نے لمبی عمر پائی ان کے نام یہ ہیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ، حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا اور حضرت سیدہ امۃ الحفیظ صاحبہ۔

حضرت مصلح موعودؓ کا عقیقہ 18 جنوری 1889ء کو جمعہ کے دن ہوا اور جس حجام نے آپ کے بال کاٹے اس کا نام دِینا تھا۔ پُرانے خاندانوں میں رواج تھا کہ چھوٹے بچوں کو دیکھنے کے لئے

کوئی عورت رکھ لیتے تھے تا کہ وہ بچے کو سنبھال لے۔اس عورت کو کھلائی کہا کرتے تھے۔آپ کے لئے جو کھلائی رکھی گئی وہ بیمار تھی لیکن اُس نے کسی کو بتایا نہیں تھا کہ میں بیمار ہوں۔اس کے اپنے آٹھ نو بچے سِل اور دِق کی بیماری سے فوت ہو چکے تھے۔اس عورت نے بغیر حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت اُمّ المؤمنین سے پوچھے آپ کو دُودھ پلا دیا اور اس طرح سل، دق اور خنازیر (بیماریوں کے نام ہیں) کے جراثیم آپ میں داخل ہو گئے اور دو سال کی عمر سے لے کر مسلسل بارہ تیرہ سال ایسا ہی ہوتا رہا کہ کبھی بہت زیادہ کھانسی ہو جاتی کبھی بخار ہو جاتا کبھی خنازیر کی گلٹیاں پھول کر گیند کے برابر ہو جاتیں۔ڈاکٹر کہتے تھے کہ اس بچے کا بچنا مشکل ہے۔لیکن اللہ میاں نے آپ کو لمبی عمر دینے کا اور آپ سے بڑے بڑے کام لینے کا وعدہ کیا ہوا تھا اس لئے ڈاکٹروں کی مایوسی کے باوجود اللہ تعالیٰ نے خود اپنے فضل سے آپ کو بچا لیا۔سچ ہے جسے اللہ رکھے اُسے کون چکھے۔

حضرت مصلح موعودؓ اپنے ماں باپ کے جتنے لاڈلے بیٹے تھے آپ کی تربیت کا اُتنا ہی خیال رکھا جاتا تھا۔حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت اماں جان (حضرت نصرت جہاں بیگم صاحبہؓ) شروع سے ہی خیال رکھتے تھے کہ آپ کی تربیت اس طرح سے ہو کہ آپ ایک اچھے مسلمان بنیں اور آپؓ میں اچھے اخلاق پیدا ہوں۔اسلئے آپؓ کی تربیت کرتے ہوئے چھوٹی چھوٹی بات کا بھی خیال رکھا جاتا تھا۔یہاں ہم آپ کو ایک دو باتیں بتاتے ہیں جن سے اندازہ ہو جاتا ہے کہ آپ کی تربیت کس طرح ہوئی۔

ایک دفعہ بچپن میں آپ ایک طوطا شکار کر کے لائے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔محمود! اس کا گوشت حرام تو نہیں مگر اللہ تعالیٰ نے ہر جانور کھانے کے لئے پیدا نہیں کیا۔بعض خوبصورت جانور دیکھنے کے لئے ہیں بعض کی آواز اللہ میاں نے اچھی بنائی ہے کہ ہم ان کی آواز سُن کر خوش ہوں۔یعنی بچپن میں ہی آپ کو بتایا گیا کہ بعض چیزیں حرام تو نہیں لیکن ان کا کھانا ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند نہیں کیا۔ایک بار حضرت مصلح موعودؓ نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ سے جو آپ کے چھوٹے بھائی تھے کہا کہ بشیر تم بتاؤ علم اچھا ہے یا دولت؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پاس ہی بیٹھے تھے جب آپ نے یہ سنا تو کہا۔''بیٹا! توبہ کرو توبہ۔نہ علم اچھا ہے نہ دولت خدا کا فضل اچھا ہے۔'' اور اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے چھوٹے سے بیٹے کے دماغ میں شروع سے یہ خیال ڈال دیا کہ اگر خدا کا فضل نہ ہو تو علم اور دولت دونوں کسی کام کے نہیں کیونکہ اس علم اور دولت سے اگر بُرے کام کرنے لگ جائیں تو یہ بُرے بن جاتے ہیں۔اسی طرح ایک اور واقعہ ہے۔ایک دفعہ حضرت مصلح موعودؓ گھر میں چڑیاں پکڑ رہے تھے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کہا ''میاں گھر کی چڑیاں نہیں پکڑا کرتے۔جس میں رحم نہیں اس میں ایمان نہیں'' ان باتوں سے پتہ چلتا ہے کہ کس طرح چھوٹی چھوٹی باتوں میں آپ کی تربیت کا خیال رکھا جاتا تھا۔

آپ بچپن سے ہی بہت ذہین تھے۔ایک دفعہ آپ بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے کہ حضرت خلیفہ اوّل حکیم مولوی نور الدینؓ وہاں سے گذرے۔آپ نے بڑے پیار سے پوچھا۔''میاں آپ کھیل رہے ہیں؟'' حضرت مصلح موعودؓ نے فوراً جواب دیا کہ ''بڑے ہوں گے تو ہم بھی کام کریں گے۔'' اس وقت آپ کی عمر صرف 4 سال تھی۔

اسی طرح ایک دفعہ آپ ایک لڑکے کے ساتھ گھر میں کھیل رہے تھے اس وقت آپ تقریباً 9 سال کے تھے۔کھیلتے کھیلتے آپ نے یونہی ایک کتاب اُٹھا کر کھولی تو اس میں لکھا تھا کہ جبریل اب

نازل نہیں ہوتے۔آپؓ نے کہا کہ یہ غلط ہے میرے ابا پر تو نازل ہوتے ہیں۔ اس لڑکے نے کہا کہ نہیں جبرئیل اب نہیں آتے کیونکہ اس کتاب میں یہی لکھا ہے۔دونوں اپنی اپنی بات پر اڑے ہوئے تھے۔وہ لڑکا کہتا تھا حضرت جبرئیل اب اللہ میاں کا پیغام لے کر نہیں آتے اور حضرت مصلح موعودؓ کہتے تھے آتے ہیں آخر دونوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس گئے اور اپنا جھگڑا بتایا تو حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ ''کتاب میں غلط لکھا ہے جبرئیل اب بھی آتا ہے'' ایسی ہی چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں جن سے آپ کے بچپن کے علم اور ذہانت کا پتا چلتا ہے۔

1895ء میں حافظ احمد اللہ صاحب ناگپوری نے آپ کو قرآن شریف پڑھانا شروع کیا۔ 7 جون 1897ء کو آپ کی آمین ہوئی اس آمین پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک نظم لکھی جس کے کچھ شعر یہ ہیں۔

کیونکر ہو شکر تیرا۔ تیرا ہے جو ہے میرا
تو نے ہر اک کرم سے گھر بھر دیا ہے میرا
جب تیرا نور آیا جاتا رہا اندھیرا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
تو نے یہ دن دکھایا محمود پڑھ کے آیا
دل دیکھ کر یہ احسان تیری ثنا میں گایا
صد شکر ہے خدایا۔ صد شکر ہے خدایا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

بچو! یہ نظم دُرِّ ثمین میں ہے میرا خیال ہے تم لوگوں نے پڑھی ہوگی۔اگر نہیں پڑھی تو اب ضرور پڑھ لینا۔

کچھ عرصہ آپؓ ڈسٹرکٹ بورڈ کے لوئر پرائمری سکول قادیان میں پڑھتے رہے۔ 1898ء میں تعلیم الاسلام سکول بنا تو آپ اس میں داخل ہو گئے۔

حضرت مصلح موعودؓ نے جن لوگوں سے سکول میں تعلیم حاصل کی ان کے نام یہ ہیں۔

۱۔حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ ایڈیٹر الحکم قادیان
۲۔حضرت قاضی سید امیر حسین صاحبؓ بھیروی
۳۔حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحبؓ
۴۔حضرت مولانا شیر علی صاحبؓ
۵۔حضرت ماسٹر عبدالرحمٰن صاحبؓ (سابق مہر سنگھ)
۶۔حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ
۷۔ماسٹر فقیر اللہ صاحبؓ وغیرہ

حضرت سید محمد سرور شاہ صاحبؓ کہتے ہیں کہ جب میں حضرت مصلح موعودؓ کو پڑھایا کرتا تھا تو ایک دن میں نے کہا کہ میاں آپ کے والد صاحب کو تو کثرت سے الہام ہوتے ہیں۔کیا آپ کو بھی الہام ہوتا اور خوابیں آتی ہیں؟ تو آپؓ نے جواب دیا۔کہ مولوی صاحب! خوابیں تو بہت آتی ہیں اور ایک خواب تو روز ہی دیکھتا ہوں کہ میں ایک فوج کی کمان کر رہا ہوں مولوی صاحب کہتے ہیں کہ جب میں نے آپؓ سے یہ خواب سنا تو مجھے یقین ہو گیا کہ آپ کسی دن جماعت کی قیادت کریں گے۔

حضرت مولانا شیر علی صاحبؓ کہتے ہیں کہ میں نے بچپن سے ہی حضور میں سوائے اچھی عادتوں اور اچھے اخلاق کے کچھ نہیں دیکھا۔ابتدا میں ہی آپ میں نیکی اور تقویٰ کے آثار ملتے تھے۔ (جاری)

خریداران مشکوٰۃ متوجہ ہوں

رسالہ مشکوٰۃ تعلیمی، تربیتی، تبلیغی، اور معلوماتی اغراض کے لئے انتہائی مفید رسالہ ہے۔لہٰذا احباب جماعت زیادہ سے زیادہ اس کے خریدار بنیں۔اسی طرح اپنے دوستوں اور حلقہ احباب اور زیر تبلیغ افراد کو بھی اس رسالہ کے خریدار بننے کی رغبت دلائیں۔جزاکم اللہ احسن الجزاء مینیجر مشکوٰۃ

نوجوانان احمدیت کے نام حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا پیغام

ہر قوم کی زندگی اس کے نوجوانوں سے وابستہ ہے۔ کس قدر ہی محنت سے کوئی کام چلایا جائے اگر آگے اس کے جاری رکھنے والے لوگ نہ ہوں تو سب محنت غارت ہو جاتی ہے اور اس کام کا انجام ناکامی ہوتا ہے۔ گو ہمارا سلسلہ روحانی ہے، مگر چونکہ مذکورہ بالا قانون بھی الٰہی ہے اس لئے وہ بھی اس کی زد سے بچ نہیں سکتا۔ پس اس کا خیال رکھنا ہمارے لئے ضروری ہے۔ ہم پر واجب ہے کہ آپ لوگوں کو ان فرائض پر آگاہ کر دیں جو آپ پر عائد ہونے والے ہیں اور ان راہوں سے واقف کر دیں جن پر چل کر آپ منزل مقصود پر پہنچ سکتے ہیں اور آپ پر فرض ہے کہ آپ گوشِ ہوش سے ہماری باتوں کو سنیں اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ تا خدا تعالیٰ کی طرف سے جو امانت ہم لوگوں کے سپرد ہوئی ہے اس کے کماحقہٗ ادا کرنے کی توفیق ہمیں بھی اور آپ لوگوں کو بھی ملے۔ اس غرض کو مدنظر رکھتے ہوئے میں نے مندرجہ ذیل نظم لکھی ہے جس میں حتی الوسع وہ تمام نصیحتیں جمع کر دی ہیں جن پر عمل کرنا سلسلہ کی ترقی کے لئے ضروری ہے۔ گو نظم میں اختصار ہوتا ہے مگر یہ اختصار ہی میرے مدعا کے لئے مفید ہے کیوں کہ اگر رسالہ لکھا جاتا تو اس کو بار بار پڑھنا وقت چاہتا جو ہر شخص کو میسر نہ ہوتا۔ مگر نظم میں لمبا مضمون تھوڑی عبارت میں آجانے کے باعث ہر ایک شخص آسانی سے اس کا روزانہ مطالعہ بھی کر سکتا ہے اور اس کو ایسی جگہ بھی لٹکا سکتا ہے جہاں اس کی نظر اکثر اوقات پڑتی رہے۔ اور اس طرح اپنی یاد کو تازہ رکھ سکتا ہے۔ خوب یاد رکھو کہ بعض باتیں چھوٹی معلوم ہوتی ہیں مگو ان کے اصل بڑے ہوتے ہیں۔ پس اس میں لکھی ہوئی کوئی بات چھوٹی نہ سمجھو اور ہر ایک بات پر عمل کرنے کی کوشش کرو۔ تھوڑے ہی دن میں اپنے اندر تبدیلی محسوس کرو گے اور کچھ ہی عرصہ کے بعد اپنے آپ میں اس کام کی اہلیت پیدا ہوتی دیکھو گے جو ایک دن تمہارے سپرد ہونے والا ہے۔ یہ بھی یاد رکھو کہ تمہارا یہی فرض نہیں کہ اپنی اصلاح کرو بلکہ یہ بھی فرض ہے کہ اپنے بعد میں آنے والے نسلوں کی بھی اصلاح کی فکر رکھو اور ان کو نصیحت کرو کہ وہ اگلوں کی فکر رکھیں۔ اور اسی طرح یہ سلسلہ ادائے امانت کا ایک نسل سے دوسری نسل کی طرف منتقل ہوتا چلا جاوے تا کہ یہ دریائے فیض جو خدا تعالیٰ کی طرف سے جاری ہوا ہے ہمیشہ جاری رہے اور ہم اس کام کے پورا کرنے والے ہوں جس کے لئے آدم علیہ السلام اور اس کی اولاد پیدا کی گئی ہے۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔ اللھم آمین

نظم

۱۔ نونہالان جماعت مجھے کچھ کہنا ہے
پر ہے یہ شرط کہ ضائع میرا پیغام نہ ہو

۲۔ چاہتا ہوں کہ کروں چند نصائح تم کو
تا کہ پھر بعد میں مجھ پر کوئی الزام نہ ہو

۳۔ جب گذر جائیں گے ہم تم پہ پڑے گا سب بار
سُستیاں ترک کرو طالب آرام نہ ہو

جب تک انسان کسی کام کا عادی اپنے آپ کو نہ بنالے اس کا کرنا دوبھر ہو جاتا ہے۔ پس یہ غلط خیال ہے کہ جب ذمہ داری پڑے گی دیکھا جائے گا۔ آج ہی سے اپنے آپ کو خدمت دین کی عادت ڈالنی چاہئے۔

۴۔ خدمت دین کو اک فضل الٰہی جانو
اُس کے بدلے میں کبھی طالب انعام نہ ہو

کبھی خدمت دین کر کے اس پر فخر نہیں کرنا چاہئے یہ خدا کا فضل ہوتا ہے کسی کو خدمت دین کی توفیق دے۔ نہ بندے کا احسان کہ وہ خدمت دین کرتا ہے اور یہ تو حد درجہ کی بیوقوفی ہے کہ خدمت دین کر کے کسی بندے پر احسان رکھے یا اس سے کسی خاص سلوک کی امید رکھے۔

۵۔ دل میں ہو سوز تو آنکھوں سے رواں ہوں آنسو

تم میں اسلام کا ہو مغز فقط نام نہ ہو

اس زمانہ کا اثر اس قسم کا ہے کہ لوگ اللہ تعالیٰ کے سامنے عجز و نیاز کرنے کو بھی وضع کے خلاف سمجھتے ہیں اور خدا کے حضور میں ماتھے کا خاک آلودہ ہونا انہیں ذلت معلوم ہوتا ہے حالانکہ اس کے حضور میں تذلل ہی اصل عزت ہے۔

۶۔ سر میں نخوت نہ ہو آنکھوں میں نہ ہو برقِ غضب
دل میں کینہ نہ ہو لب پہ کبھی دشنام نہ ہو

۷۔ خیر اندیشیءِ احباب رہے مد نظر
عیب چینی نہ کرو مفسد و نمّام نہ ہو

۸۔ چھوڑ دو حرص کرو زہد و قناعت پیدا
زر نہ محبوب بنے سیم دل آرام نہ ہو

اس زمانہ میں مادی ترقی کے اثر سے روپے کی محبت بہت بڑھ گئی ہے۔ اور لوگوں کو ہر اک معاملہ میں روپیوں کا خیال زیادہ رہتا ہے۔ روپے کمانا برا نہیں لیکن اس کی محبت خدا تعالیٰ کی محبت کے ساتھ مل کر نہیں رہ سکتی۔ جو شخص رات دن اپنی تنخواہ کی زیادتی اور آمد کی ترقی کی فکر میں لگا رہتا ہے اس کو خدا تعالیٰ کے قرب کو حاصل کرنے اور بنی نوع انسان کی ہمدردی کا موقع کب مل سکتا ہے۔ مؤمن کا دل قانع ہونا چاہئے۔ ایک حد تک کوشش کرے پھر جو کچھ ملتا ہے اس پر خوش ہو کر خدا تعالیٰ کی نعمت کی قدر کرے۔ اس بڑھی ہوئی حرص کا اب نتیجہ یہ نکل رہا ہے کہ لوگ خدمت دین کی طرف بھی پوری توجہ نہیں کر سکتے اور دینی کاموں کے متعلق بھی ان کا یہی سوال رہتا ہے کہ ہمیں کیا ملے گا اور مقابلہ کرتے رہتے ہیں اگر فلاں دنیا کا کام کریں تو یہ ملتا ہے اس دینی کام پر یہ ملتا ہے ہمارا کس میں فائدہ ہے۔ گویا وہ دینی کام کسی کا ذاتی کام ہے جس کے بدلے میں یہ معاوضہ کے خواہاں ہیں حالانکہ وہ کام ان کا کام بھی ہے اور جو کچھ ان کو مل جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں میں سے ہے اور اس مال کی محبت کا ہی نتیجہ ہے کہ دنیا کا امن اٹھ رہا ہے۔ ضروریات ایسی شئی ہیں کہ ان کو جس قدر بڑھاؤ بڑھتی جاتی ہیں۔ پس قناعت کی حد بندی توڑ کر پھر کوئی جگہ نہیں رہتی جہاں انسان قدم ٹکا سکے۔ کروڑوں کے مالک بھی تنگی کے شاکی نظر آتے ہیں جس کے ہاتھ سے قناعت گئی اور مال کی محبت اس کے دل میں پیدا ہوئی وہ خود بھی دکھ میں رہتا ہے اور دوسروں کو بھی دکھ دیتا ہے اور خدا تعالیٰ سے اس کا تعلق ہو ہی نہیں سکتا۔

۹۔ رغبت دل سے ہو پابند نماز و روزہ
نظر انداز کوئی حصہءِ احکام نہ ہو

۱۰۔ مال ہو پاس تو دو اس سے زکوٰۃ و صدقہ
فکرِ مسکیں رہے تم کو غم ایام نہ ہو

فکرِ مسکیں رہے یعنی یہ غم نہ رہے کہ اگر غریب کی مدد کریں گے تو ہمارا روپیہ کم ہو جائے گا۔ پھر ضرورت کے وقت کیا کریں گے۔ جو اس وقت محتاج ہیں اس کی دستگیری کرو اور آئندہ ضروریات کو خدا پر چھوڑ دو۔

۱۱۔ حسن اس کا کبھی کھلتا نہیں یہ یاد رہے
دوشِ مسلم پہ اگر چادرِ احرام نہ ہو

حج ایک نہایت ہی ضروری فرض ہے۔ نئی تعلیم کے دلدادہ اس کی طرف سے بہت غافل ہیں۔ حالانکہ اسلام کی ترقی کے اسباب میں سے یہ ایک بڑا سبب ہے۔ طاقت حج سے یہ مراد نہیں کہ کروڑوں روپیہ پاس ہو۔ ایک معمولی حیثیت کا آدمی بھی اگر اخلاص سے کام لے تو حج کے سامان مہیا کر سکتا ہے۔

۱۲۔ عادتِ ذکر بھی ڈالو کہ یہ ممکن ہی نہیں
دل میں ہو عشق صنم لب پہ مگر نام نہ ہو

نماز کے علاوہ ایک جگہ بیٹھ کر تسبیح وتحمید وتکبیر کرنا یا کاموں سے فراغت کے وقت تسبیح وتحمید وتکبیر کرنا دل کو روشن کر دیتا ہے اس میں آج کل لوگ بہت سستی کرتے ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ روحانی صفائی بھی حاصل نہیں ہوتی۔ نمازوں کے پہلے یا بعد اس کے خاص موقعہ ہے۔

۱۳۔ عقل کو دین پہ حاکم نہ بناؤ ہر گز
یہ تو خود اندھی ہے گر نیّرِ الہام نہ ہو

ہر ایک کا فرض ہے کہ مذہب کو سچا سمجھ کر مانے۔ یونہی اگر سچے دین کو بھی مان لیا جائے تو کچھ فائدہ نہیں۔ لیکن جب پوری طرح یقین کر کے ایک بات کو مانا جائے تو پھر کسی کا حق نہیں کہ اس کی تفصیلات اگر اس کی عقل کے مطابق نہ ہوں تو ان پر حجت کرے۔ روحانیات کا سلسلہ تو خدا تعالیٰ کی طرف سے قائم ہے۔ پس عقل اور مذہب کا مقابلہ نہیں بلکہ عقل کو مذہب پر حاکم بنانے سے یہ مطلب ہوگا کہ آیا ہماری عقل زیادہ معتبر ہے یا خدا تعالیٰ کا علم۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ ہاں یہ بات دریافت کرنی بھی ضروری ہے کہ جس چیز کو ہم مذہب کی طرف منسوب کرتے ہیں وہ مذہب کا حصہ ہے بھی یا نہیں۔

۱۴۔ جو صداقت بھی ہو تم شوق سے مانو اس کو
علم کے نام سے پر تابعِ اوہام نہ ہو

آج کل یورپ سے جو آواز آوے اور وہ کسی فلاسفر یا سائنسدان ان کی طرف منسوب ہو تو جھٹ اس کا نام علم رکھ لیا جاتا ہے اور اس کے خلاف کہنے والوں کو علم کا دشمن کہا جاتا ہے۔ یہ نادانی ہے۔ جو بات مشاہدوں سے ثابت ہو اس کا انکار جہالت ہے لیکن بلا ثبوت صرف بعض فلسفیوں کی تھیوری کو علم سمجھ کر قبول کرنا بھی کم عقلی ہے۔ اس وقت بہت سے یورپ کے نو ایجاد علوم قیاسات تھیوریوں سے بڑھ کر حقیقت نہیں رکھتے ان کے اجزاء بت ہیں لیکن ان کا ملا کر جو نتیجہ نکالا جاتا ہے وہ بالکل غلط ہوتا ہے لیکن علوم جدیدہ کے شیدائی اس امر پر غور کئے بغیر ان وہموں کی اتباع کرنے لگ جاتے ہیں۔

۱۵۔ دشمنی ہو نہ محبانِ محمدؐ سے تمہیں
جو معاند ہیں تمہیں ان سے کوئی کام نہ ہو

۱۶۔ امن کے ساتھ رہو فتنوں میں حصہ مت لو
باعثِ فکر و پریشانیء حکام نہ ہو

مؤمن کو فرض ہے کہ بجائے حقارت اور نفرت سے کام لینے کے محبت سے کام لے اور امن کو پھیلائے۔ مؤمن کا وطن سب دنیا ہے۔ اس سے جہاں تک ممکن ہو تمام فریقوں میں جائز طور پر صلح کرانے کی کوشش کرے اور قانون کی پابندی کرے۔

۱۷۔ اپنی اس عمر کو اک نعمتِ عظمیٰ سمجھو
بعد میں تاکہ تمہیں شکوۂ ایام نہ ہو

۱۸۔ حسن ہر رنگ میں اچھا ہے مگر خیال رہے
دانہ سمجھے ہو جسے تم کہیں وہ دام نہ ہو

اچھی بات خواہ دین کے متعلق ہو خواہ دنیا کے متعلق اچھی ہی ہوتی ہے۔ مگر بہت دفعہ بری باتیں اچھی شکل میں پیش کی جاتی ہیں اس کا بھی خیال رکھنا چاہئے۔ انگریزی کی مثل ہے "Every Thing Glitter is not Gold."

۱۹۔ تم مدبر ہو کہ جرنیل ہو یا عالم ہو
ہم نہ خوش ہونگے کبھی تم میں گر اسلام نہ ہو

دنیاوی ترقی کے ساتھ اگر دین نہیں تو ہمیں کچھ خوشی نہیں

ہوسکتی۔ کیونکہ یہ اگر اصل مقصد ہوتی تو پھر ہمیں اسلام اختیار کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ پھر مسیحیت جو اس وقت ہر قسم کے دنیاوی سامان رکھتی ہے اس کو کیوں نہ قبول کر لیتے۔

۲۰۔ سلف ریسپکٹ کا بھی خیال رکھو تم بے شک
یہ نہ ہو پر کہ کسی شخص کا اکرام نہ ہو

آج کل لوگ سلف ریسپکٹ کے نام سے بزرگوں کا ادب چھوڑ دیتے ہیں۔ حالانکہ صحیح تربیت کے لئے ادب کا قائم رکھنا ضروری ہے۔ اگر ادب نہ ہو تو تربیت بھی درست نہیں ہوسکتی۔ سلف ریسپکٹ کے تو یہ معنی ہیں کہ انسان کمینہ نہ بنے نہ بے ادب ہو جائے۔

۲۱۔ عسر ہو یسر ہو تنگی ہو کہ آسائش ہو
کچھ بھی ہو بند مگر دعوت اسلام نہ ہو

کسی زمانہ کے وقت کسی حالت میں اسلام کی تبلیغ نہ چھوڑو۔ ایک دفعہ اس کے خطرناک نتائج دیکھ چکے ہو۔ نہ تنگی تمہاری کوشش کو سست کرے کہ ہر تکلیف سے نجات اسی کام سے وابستہ ہے اور نہ ترقی تم کو سست کر دے۔ کیونکہ جب تک ایک آدمی بھی اسلام سے باہر ہے تمہارا فرض ادا نہیں ہوا اور ممکن ہے کہ وہ ایک آدمی کفر کا بیج ایک درخت اور درخت سے جنگل بن جائے۔

۲۲۔ تم نے دنیا بھی جو کی فتح تو کچھ بھی نہ کیا
نفس وحشی و جفا کیش اگر رام نہ ہو

سب سے پہلا فرض اصلاح نفس ہے۔ اگر اس کے ظلم ہوتے رہیں اور اس کی اصلاح نہ ہو تو دوسروں کی اصلاح تم کو اس قدر نفع نہیں پہنچا سکتی۔

۲۳۔ منّ و احسان سے اعمال کو کرنا نہ خراب
رشتہ ء وصل کہیں قطعِ سرِ بام نہ ہو

انسان نیکی کرتے کرتے کبھی خدا تعالیٰ کا پیارا بننے والا ہوتا ہے کہ احسان جتا کر پھر وہیں آگرتا ہے جہاں سے ترقی شروع کی تھی اور چوٹی پر پہنچ کر گر جاتا ہے اس کی ہمیشہ احتیاط کرنی چاہئے کیونکہ وہ محنت جو ضائع ہو جاتی ہے حوصلہ کو پست کر دیتی ہے۔

۲۴۔ بھولیو مت کہ نزاکت ہے نصیب نسواں
مَرد وہ ہے جو جفا کش ہو گل اندام نہ ہو

صفائی اچھی چیز ہے مگر نازک بدنی اور جسم کے سنگار میں مشغول رہنا اور حسن ظاہری فکر میں رہنا یہ مرد کا کام نہیں۔ عورتوں کو خدا تعالیٰ نے اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ علاوہ دوسرے فرائض کی ادائیگی کے جو بحیثیت انسان ہونے کے ان کے ذمہ ہیں مرد کی اس خواہش کو بھی پورا کریں۔ مرد کے ذمہ جو کام لگائے گئے ہیں وہ جفا کشی اور محنت کی برداشت کی عادت چاہتے ہیں۔ پس جسم کو سختی برداشت کرنے کی عادت ڈالنی چاہئے اور چونکہ ظاہر کا اثر باطن پر پڑتا ہے اس لئے زینت اور سنگار میں اپنا وقت ضائع نہیں کرنا چاہئے۔

۲۵۔ شکل مَے دیکھ کے گرنا نہ مگس کی مانند
دیکھ لینا کہ کہیں دُرد تہ جام نہ ہو

جس طرح بری چیز اچھی کی شکل میں پیش ہو جائے تو دھوکہ لگ جاتا ہے اسی طرح کبھی اچھی چیز کے اندر بری مل جاتی ہے اور اس کے اثر کو خراب کر دیتی ہے۔ پس ہر ایک کام کو کرتے وقت اور ہر ایک خیال کو قبول کرتے وقت یہ بھی سوچ لینا چاہئے کہ اس کا کوئی پہلو تو برا نہیں۔ اگر مخفی طور پر اس میں برائی ملی ہوئی ہو تو اس سے بچنا چاہئے۔

۲۶۔ یاد رکھنا کہ کبھی بھی نہیں پاتا عزت
یار کی راہ میں جب تک کوئی بدنام نہ ہو

بعض لوگ دینی کاموں میں حصہ لینے سے ڈرتے ہیں کہ لوگ

براکہیں گے یا ہنسی کریں گے حالانکہ خدا تعالیٰ کی راہ میں بدنام ہونا ہی اصل عزت ہے۔ اور کبھی کسی نے دینی عزت حاصل نہیں کی جب تک دنیا میں پاگل اور قابل ہنسی نہیں سمجھا گیا۔

۲۷۔ کام مشکل ہے بہت منزلِ مقصود ہے دور
اے میرے اہلِ وفا ست کبھی گام نہ ہو

۲۸۔ گامزن ہوگے رہِ صدق و صفا پر گر تم
کوئی مشکل نہ رہے گی جو سرانجام نہ ہو

۲۹۔ حشر کے روز نہ کرنا ہمیں رُسوا و خراب
پیارو آموختۂ درسِ وفا خام نہ ہو

یعنی جو کچھ دین کی محبت اور خدا تعالیٰ سے عشق کے متعلق ہم سے سیکھ چکے ہو اس کو خوب یاد کرو ایسا نہ ہو کہ یہ سبق کچا رہے اور قیامت کے دن سُنا نہ سکو اور ہمیں، جنہیں اس سبق کے پڑھانے کا کام سُپرد کیا ہے شرمندگی اٹھانی نہ پڑے۔ دوسروں کے شاگرد فرفر سُنا جاویں اور تم یونہی رہ جاؤ۔

۳۰۔ ہم تو جس طرح بنے کام کئے جاتے ہیں
آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام نہ ہو

۳۱۔ میری تو حق میں تمہارے یہ دعا ہے پیارو
سر پہ اللہ کا سایہ رہے ناکام نہ ہو

۳۲۔ ظلمتِ رنج و غم و درد سے محفوظ رہو
مہرِ انور درخشندہ رہے شام نہ ہو

والسلام مع الاکرام

خاکسار

مرزا محمود احمد

خلیفۃ المسیح الثانی

(ماخوذ: از مشعل راہ ص ۱ تا ۱۲ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

QURESHI ASSOCIATES

Manufacturer-Exporter-Importer of High Quality Leather, Silk & Cotton Garments, Indian Novelties & All Kinds of Indian Products :-

Contact Person :
M. S. Qureshi
Prop.
Ph. : 0091 - 11 - 3282643
Fax : 0091 - 11- 3263992

Postal Address :
4378/4B Ansari Road
Darya Ganj
New Delhi - 110002
India

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی قرآن دانی

از مکرم سید فہیم احمد صاحب مبلغ انچارج۔ گینگوک (سکم)

"آج دنیا کے پردہ پر سوائے میرے اور کوئی شخص نہیں جسے خدا کی طرف سے قرآن کریم کا علم عطا فرمایا گیا ہو۔ خدا نے مجھے علم قرآن بخشا ہے۔ اور اس زمانہ میں اس نے قرآن سکھانے کے لئے مجھے دنیا کا استاد مقرر کیا ہے۔" (الموعود صفحہ 210-211)

قارئین! یہ اعلان اس بچے کا ہے جو اکثر اسکول میں غیر حاضر رہتا تھا۔ کیوں کہ اس کی آنکھیں خراب رہتی تھی۔ جسے جگر کی تکلیف بھی تھی۔

جس کی hand writing اتنی خراب تھی کہ صاف پڑھا نہیں جارہا تھا۔ جسے اساتذہ اسکول کی پڑھائی چھوڑنے کا مشورہ بھی دیتے ہیں۔ مگر یہی گیارہ سال کا لڑکا جب انجمن تشحیذ الاذہان کے ایک اجلاس میں اپنی تقریر میں حقائق قرآنیہ بیان کرتا ہے تو لوگ ورطہ حیرت میں پڑجاتے ہیں۔

قارئین!

اس تقریر کے بارہ میں حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی رضی اللہ عنہ کا تاثر ملاحظہ فرمائیں۔ آپ فرماتے ہیں:

"تقریر کیا تھی۔ علوم و معرفت کا دریا۔ اور روحانیت کا ایک سمندر تھا۔ تقریر کے آخر میں حضرت مولانا نور الدین صاحبؓ کھڑے ہوئے۔ آپ نے تقریر کی بے حد تعریف کی۔ قوت بیان اور روانی کی داد دی۔ نکات قرآنی اور لطیف استدلال پر بڑے تپاک اور محبت سے مرحبا۔ جزاک اللہ کہتے ہوئے دعائیں دیئے نہایت اکرام کے ساتھ گھر تک آپ کے ساتھ آکر رخصت فرمایا۔" (الحکم 7/اکتوبر 1939ء)

جیسے جیسے آپ عمر کی سیڑھی پر قدم بڑھاتے گئے ویسے ویسے معارف قرآنیہ آپ پر آشکار ہونے لگے۔ 1906ء میں بعمر 18 سال آپ نے اپنی پہلی پبلک تقریر سورۃ لقمان کی تفسیر فرمائی۔ آپ کی اس تفسیر کو سُن کر حضرت قاضی ظہور الدین صاحب اکمل نے یہ تبصرہ فرمایا:

"میں ان کی تقریر خاص توجہ سے سنتا رہا۔ کیا بتاؤں فصاحت کا ایک سیلاب تھا جو اپنے پورے زور سے بہہ رہا تھا۔ واقعی اتنی چھوٹی سی عمر میں خیالات کی پختگی اعجاز سے کم نہیں۔ میرے خیال میں یہ بھی حضرت مسیح موعود کی صداقت کا ایک نشان ہے۔" (الحکم 10/جنوری 1907ء ص6)

اسی طرح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد 1908ء کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر آپ نے بعنوان "ہم کس طرح کامیاب ہوسکتے ہیں" پر تقریر فرمائی۔ اس تقریر کو سن کر حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ نے لکھا:

"بلا مبالغہ صاحبزادہ صاحب کی تقریر میں قرآن مجید کے حقائق و معارف کا سادہ اور مسلسل الفاظ میں ایک خزانہ تھا۔ پلیٹ فارم پر سے حضرت صاحبزادہ صاحب اسی لب و لہجہ سے بول رہے تھے جو حضرت امام علیہ السلام کا تھا۔"

(الحکم 1939ء جوبلی نمبر ص76)

اسی تقریر کے بارہ میں حضرت الحاج حکیم مولوی نور الدین صاحبؓ خلیفۃ المسیح الاول نے فرمایا:

''میاں نے بہت سی آیات کی ایسی تفسیر کی ہے جو میرے لئے بھی نئی ہے۔'' (تشحیذ الاذہان جنوری 1909ء)

اسے کہتے ہیں ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات

قارئین کرام! پیشگوئی مصلح موعود میں اسی بات کا ذکر ہے کہ وہ پسر موعود جب پیدا ہوگا وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ یعنی خدا تعالیٰ کی طرف سے اسے علوم دینیہ اور قرآنیہ سکھلائے جائیں گے۔ یعنی خدا تعالیٰ خود اس کا معلم ہوگا۔ اور علیم و خبیر خدا نے آپ کو کشفی حالت میں قرآنی علوم سکھلائے۔ آپ فرماتے ہیں:

''ایک وجود میرے سامنے آیا اور کہنے لگا میں خدا کا فرشتہ ہوں۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے تمہارے پاس اس لئے بھیجا ہے کہ میں تمہیں سورۃ فاتحہ کی تفسیر سکھادوں۔ میں نے کہا سکھاؤ۔ وہ سکھاتا گیا سکھاتا گیا اور سکھاتا گیا۔ یہاں تک جب اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْن تک پہنچا تو کہنے لگا کہ آج تک جس قدر مفسرین گذرے ہیں ان سب نے یہیں تک تفسیر کی ہے لیکن میں تمہیں آگے بھی سکھانا چاہتا ہوں۔ میں نے کہا سکھاؤ۔ اور وہ سکھاتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ ساری سورۃ فاتحہ کی تفسیر اس نے مجھے سکھادی۔''

(الموعود صفحہ 84)

آپ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد جب میں نے اس سورۃ کی تفسیر بیان کی تو نئے نئے نکات مجھ پر کھلتے گئے۔ اور آپ نے اپنے قرآنی علوم کو دنیا والوں کے سامنے بطور نشان پیش فرمایا۔ اور بڑی تحدی کے ساتھ اعلان کیا کہ کون مبارز ہے جو میدان میں اترے۔ مگر افسوس کہ

؎ آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

آپؓ نے علمائے دیوبند کو یوں چیلنج دیا:

''ان مولویوں کو میں اپنے مقابلہ میں بلاتا ہوں۔ اگر وہ آئے تو دیکھیں گے کہ حضرت مرزا صاحب کے ایک ادنیٰ غلام کے مقابلہ میں ان کا کیا حشر ہوتا ہے۔ اُن کی قلمیں ٹوٹ جائیں گی۔ ان کے دماغوں پر پردے پڑ جائیں گے۔ اور وہ کچھ نہیں لکھ سکیں گے۔ اگر انہیں ہمت اور جرأت ہے تو مقابلہ پر آئیں۔''

(الفضل 16 جولائی 1925ء)

آپ کا یہ چیلنج صرف علماء کے دائرہ تک محدود نہ رہا بلکہ آپؓ نے ساری دنیا کو ان الفاظ میں دعوت دی:

''وہ علم جو خدا نے مجھے عطا فرمایا ہے اور وہ چشمہ روحانی جو میرے سینہ میں پھوٹا وہ خیالی یا قیاسی نہیں بلکہ ایسا قطعی اور یقینی ہے کہ میں ساری دنیا کو چیلنج کرتا ہوں کہ اگر دنیا کے پردے پر کوئی شخص ایسا ہے جو دعویٰ کرتا ہو کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اسے قرآن سکھایا گیا ہے تو میں ہر وقت اس سے مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہوں۔''

(الموعود صفحہ 211-210)

نیز آپ فرماتے ہیں:

''دنیا کوئی فلاسفر دنیا کا کوئی پروفیسر۔ دنیا کا کوئی ایم۔اے۔ خواہ وہ ولایت پاس شدہ ہی کیوں نہ ہو اور وہ خواہ کسی علم کا جاننے والا ہو خواہ وہ فلسفہ کا ماہر ہو خواہ وہ منطق کا ماہر ہو خواہ دنیا کے کسی علم کا ماہر ہو میرے سامنے اگر قرآن اور اسلام پر اعتراض کرے تو نہ صرف میں اس کے اعتراض کا جواب دے سکتا ہوں بلکہ خدا کے فضل سے اس کا ناطقہ بند کر سکتا ہوں۔ دنیا کا کوئی علم نہیں جس کے متعلق خدا نے مجھ کو معلومات نہ بخشی ہوں۔''

(الفضل 19 فروری 1956ء)

اور حق یہ ہے کہ جسے علوم قرآن کی جولان گاہ میں سبقت نصیب ہو وہ یقیناً دوسرے میدانوں سے بھی بانیل مرام واپس آتا

ہے۔

قارئین کرام! اللہ تعالیٰ کا اپنے وعدوں کے مطابق حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو علوم قرآنیہ بمقدار وافر عطا کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ آپ قلب مطہر کے مالک تھے۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

لَا یَمَسُّہٗۤ اِلَّا الۡمُطَہَّرُوۡنَ (الواقعۃ) یعنی اس کے معارف و معانی پر وہی اطلاع پاتے ہیں جو خدا کی طرف سے پاک کئے جاتے ہیں۔

حدیث شریف میں آتا ہے: اِنَّ اھلُ القرآنِ اھلُ اللّٰہِ و خاصَّتہٗ (مسند جلد 3 صفحہ 242)

یعنی اہل اللہ اور خدا کے خاص بندے وہ ہیں جن کو قرآنی علوم حاصل ہوتے ہیں۔ اس ضمن میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

''مومن کامل پر قرآن کریم کے حقائق و معارف جدیدہ و لطائف و خواص عجیبہ سب سے زیادہ کھولے جاتے ہیں۔ اور ان چاروں علامتوں میں مومن کامل نسبتی طور پر دوسروں پر غالب رہتا ہے۔'' (آسمانی فیصلہ)

پھر فرمایا: ''جس کو علم قرآن دیا گیا اس کو وہ چیز دی گئی جس کے ساتھ کوئی چیز برابر نہیں۔'' (آئینہ کمالات اسلام صفحہ 363)

قارئین! میں اس وقت حضرت مصلح موعود کی حیرت انگیز قرآنی انکشاف کی چند جھلکیاں بطور نمونہ ''مشتے از خروارے اور قطرہ از بحارے'' ہیں ذکر کرنے کی کوشش کروں گا۔ (وباللہ التوفیق)

ہر زیر و زبر معنیٰ رکھتا ہے

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''میں نے ایک دفعہ رؤیا میں دیکھا کہ میں کسی کو کہتا ہوں کہ قرآن کریم کا ہر لفظ اور ہر زیر و زبر اپنے اندر معنیٰ رکھتا ہے اور قرآن کریم میں چھوٹے چھوٹے فرق سے اس کے معنی بدل جاتے ہیں۔ اور اس میں جس قدر حکمتیں ہیں کوئی کتاب اس کی مثال پیش نہیں کر سکتی۔''

(تفسیر سورۃ البقرۃ صفحہ ۹۸)

مقطعات قرآنی کے بارہ میں عظیم انکشاف

آپ فرماتے ہیں:

''حروف مقطعات اپنے اندر بہت سے راز رکھتے ہیں ان میں بعض راز بعض ایسے افراد کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں جن کا قرآن کریم کیساتھ گہرا تعلق ہے کہ ان کا ذکر قرآن کریم میں ہونا چاہئے۔ لیکن اس کے علاوہ یہ الفاظ قرآن کریم کے بعض مضامین کے لئے قفل کا بھی کام دیتے ہیں۔ کوئی پہلے ان کو کھولے تب ان تک پہنچ سکتا ہے۔ جس جس حد تک ان کے معنوں کو سمجھتا جائے اسی حد تک قرآن کریم کا مطلب کھلتا جائے گا۔ میری تحقیق یہ بتاتی ہے کہ جب حروف مقطعات بدلتے ہیں تو مضمون قرآن جدید ہو جاتا ہے۔ اور جب کسی سورۃ سے پہلے حروف مقطعات استعمال کئے جاتے ہیں تو جس قدر سورتیں اس کے بعد ایسی آتی ہیں جن کے بعد مقطعات نہیں ہوتے ان میں ایک ہی مضمون ہوتا ہے۔ اسی طرح جن سورتوں میں وہی حروف مقطعات دہرائے جاتے ہیں وہ ساری سورتیں مضمون کے لحاظ سے ایک ہی لڑی میں پروئی ہوئی ہوتی ہیں۔''

(تفسیر کبیر جلد اول صفحہ ۱۶۵)

دوزخ ابدی نہیں

حضور فرماتے ہیں: ''عیسائی عقیدہ کے مطابق دوزخ ابدی ہے۔ اور ہر انسان جو دوزخ میں ڈالا جائے گا ہمیشہ کے لئے ڈالا جائے گا۔ لیکن ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ کچھ مدت کے بعد خدا تعالیٰ

دوزخیوں کو بھی معاف فرما دیگا۔اور انہیں جنت میں داخل کر دیگا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "اُمُّہٗ ھَاوِیَۃٌ" (القارعۃ) یعنی دوزخ رحم مادر کی طرح ہے۔جس طرح رحم میں کچھ عرصہ رہنے کے بعد بچہ باہر آجاتا ہے اسی طرح دوزخی کچھ عرصہ دوزخ میں رہنے کے بعد اس میں سے نکل آئیں گے اور اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں داخل کر دے گا۔لیکن عیسائی عقیدہ یہ ہے کہ دوزخ ابدی ہے اور جو کچھ بھی اس میں جائے گا وہ اس میں سے کبھی نہیں نکل سکے گا۔"

(تفسیر کبیر جلد چہارم صفحہ ۸۷)

حضرت مسیح ناصری کی پیدائش کے متعلق حیرت انگیز انکشاف

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے از روئے قرآن تاریخ عیسائیت کی ایک عظیم غلطی کا پردہ فاش کیا ہے۔یعنی عیسائی تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ حضرت مسیح ناصری کی پیدائش ۲۵ دسمبر کو ہوئی۔اور عیسائی دنیا اس دن کو بڑی دھوم دھام سے حضرت مسیح کی پیدائش کے طور پر مناتی ہے۔مگر حضرت مصلح موعودؓ نے آیت قرآنیہ وَھُزِّیٓ اِلَیۡکِ بِجِذۡعِ النَّخۡلَۃِ تُسٰقِطۡ عَلَیۡکِ رُطَبًا جَنِیًّا (سورۃ مریم ۲۶) سے استنباط کرتے ہوئے فرمایا کہ "قرآن کریم بتاتا ہے کہ مسیح اس موسم میں پیدا ہوئے جس میں کھجور پھل دیتی ہے اور کھجور کے زیادہ پھل دینے کا زمانہ دسمبر نہیں ہوتا بلکہ جولائی اگست ہوتا ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد چہارم صفحہ ۱۷۹)

اور پھر آپ نے قرآن کریم کے بیان کی تائید میں انجیل کی یہ شہادت پیش فرمائی کہ انجیل میں مسیح کی پیدائش کا موقعہ بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:

"اسی علاقے میں چرواہے تھے جو رات کو میدان میں رہ کر اپنے گلہ کی نگہبانی کر رہے تھے۔" (لوقا ۲:۸)

ظاہر ہے کہ یہ گرمی کا موسم تھا نہ کہ شدید سردی کا۔دسمبر کا مہینہ تو علاوہ شدید سردی کے فلسطین میں بارش اور دھند کا ہوتا ہے۔کون یہ تسلیم کر سکتا ہے کہ کہ ایسے موسم میں کھلے میدان میں چرواہے اپنے گلّوں کو لیکر باہر نکل آتے تھے۔صاف ظاہر ہے کہ یہ گرمی کا موسم تھا۔"

(تفسیر کبیر جلد چہارم صفحہ ۱۸۴)

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں: "وہ قرآن جو لوگوں کے لئے ایک سربمہر لفافہ تھا ہمارے لئے کھلی کتاب ہے۔اس کی مشکلات ہمارے لئے آسان کی جاتی ہیں۔اور اس کی باریکیاں ہمارے لئے ظاہر کر دی جاتی ہیں۔کوئی دنیا کا مذہب یا خیال نہیں جو اسلام کے خلاف ہو اور جسے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم صرف قرآن کریم کی تلوار سے کاٹ کر ٹکڑے ٹکڑے نہ کر دیں۔اور کوئی آیت ایسی نہیں جس پر کسی علم کے ذریعہ کوئی اعتراض پڑتا ہو اور خدا کی مخفی وحی ہمیں اس کے جواب سے آگاہ نہ کر دے۔"

(دعوۃ الامیر صفحہ 274)

غرض آپؓ نے بدلائل ثابت کر دیا کہ قرآن بڑا حسین اور پرحکمت اور مرتّب کلام ہے۔قرآن میں استعارات کا حل۔ مقطعات کا بیان۔ پیشگوئیوں کی تشریح و تعیّن۔عصمت انبیاء۔ مستشرقین کے دلائل کا رڈ اور اس جیسے اور بہت سے مغلقات کے عمدہ اور قابل تسلیم حل بیان کئے اور اپنے باطنی کمالات اور روحانی جمال سے لوگوں کے قلب و جگر کو صاف و ستھرا کیا۔

قارئین! حضرت مصلح موعود کی تحریر کا دائرہ بہت وسیع ہے مگر اس چمن کا گل سر بو تفسیر کبیر ہے۔اس میں علوم قرآنی کے گہر ہائے آبدار کان معانی و معادن عرفان سے اس طور سے نکالے گئے ہیں کہ غوامض معارف پر فدا ہونے کو جی چاہتا ہے۔اور تمام سابقہ تفاسیر اس کی مثالیں پیش کرنے سے عاجز و بے کس ہیں۔

آپ کی تبحر علمی اور معارف قرآنی نے جہاں اپنوں پر گہرے

نقوش چھوڑے وہاں غیروں کو بھی اعتراف کرنے پر مجبور کیا۔ چند ایک حوالے پیش خدمت ہیں۔

علاّمہ نیاز فتح پوری ایڈیٹر ''نگار'' کہتے ہیں:

''یہ تفسیر (یعنی تفسیر کبیر) اپنی نوعیت کے لحاظ سے بالکل پہلی تفسیر ہے جس میں عقل اور نقل کو بڑے حسن سے ہم آہنگ دکھایا گیا ہے۔ آپ کا تبحر علمی، آپ کی وسعت نظر، آپ کی غیر معمولی فراست، آپ کا حسن استدلال اس کے ایک ایک لفظ سے نمایاں ہے۔''

(ملاحظات نیاز فتح پوری صفحہ ۱۲۵)

مولانا ظفر علی خان صاحب ایڈیٹر ''زمیندار'' لاہور نے جو شدید معاند احمدیت تھے ایک موقعہ پر بعض مخالفین احمدیت کو مخاطب کر کے ایک تقریر میں کہا:

''احراریو! کان کھول کر سُن لو۔ تم اور تمہارے لگے بندھے مرزا محمود کا مقابلہ قیامت تک نہیں کر سکتے۔ مرزا محمود کے پاس قرآن کا علم ہے۔ تمہارے پاس کیا دھرا ہے؟ تم میں ہے کوئی جو قرآن کے سادہ دو حروف پڑھ سکے؟ تم نے کبھی خواب میں بھی قرآن نہیں پڑھا۔ تم خود کچھ نہیں جانتے تم لوگوں کو کیا بتاؤ گے۔ مرزا محمود کی مخالفت تمہارے فرشتے بھی نہیں کر سکتے۔ مرزا محمود کے پاس ایسی جماعت ہے جو تن من اور دھن اس کے ایک اشارہ پر اس کے پاؤں میں نچھاور کرنے کو تیار ہے۔ تمہارے پاس کیا ہے۔ گالیاں اور بدزبانی ...... مرزا محمود کے پاس مبلّغ ہیں۔ مختلف علوم کے ماہر ہیں۔ دنیا کے ہر ایک ملک میں اس نے جھنڈا گاڑ رکھا ہے۔ میں حق بات کہنے سے باز نہیں رہ سکتا۔ یہ میں ضرور کہوں گا کہ اگر تم نے مرزا محمود کی مخالفت کرنی ہے تو پہلے قرآن سیکھو۔ مبلّغ تیار کرو۔ عربی مدرسے جاری کرو۔ غیر ممالک میں ان کے مقابل میں تبلیغ اسلام کرو۔''

(ایک خوفناک سازش صفحہ ۱۹۵-۱۹۷ مولفہ مولوی مظہر علی صاحب اظہر)

اسی طرح مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی ایڈیٹر ''صدق جدید'' لکھنؤ آپ کی وفات پر آپ کی خدمات قرآنیہ پر خراج تحسین و عقیدت پیش کرتے ہوئے لکھا:

''قرآن و علوم قرآن کی عالمگیر اشاعت اور اسلام کی آفاق گیر تبلیغ میں جو کوششیں انہوں نے سرگرمی اور اولوالعزمی سے اپنی طویل عمر میں جاری رکھیں ان کا اللہ انہیں صلہ دے۔ علمی حیثیت سے قرآنی حقائق و معارف کی جو تشریح تبیین، ترجمانی وہ کر گئے ہیں اس کا بھی ایک بلند و ممتاز مرتبہ ہے۔''

(دیکھو صدق جدید لکھنؤ ۱۸ر نومبر ۱۹۶۵ء)

اسی طرح اردن کے اخبار ''اَلْاُرْدُن'' نے ۲۱ر نومبر ۱۹۴۸ء کے شمارہ میں حضرت مصلح موعودؓ کے انگریزی ترجمہ و تفسیر قرآن پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا:

''حضرت امام جماعت احمدیہ دین کے رموز و حقائق اور اس کی اعلیٰ درجہ کی تعلیم اور روحانیت سے متعلق جملہ علوم سے غیر معمولی طور پر بہرہ ور ہیں۔ اور دین کے بارہ میں بھرپور علم رکھتے ہیں۔ .... جناب امام جماعت احمدیہ نے اپنی اس تفسیر میں دشمنان اسلام کا بخوبی ردّ کیا ہے۔ بالخصوص مستشرقین کے پیدا کردہ غلط خیالات اور اس کے اعتراضات کا جواب بے نظیر علمی رنگ میں دیا ہے۔''

(دیکھو الاردن ۲۱ر نومبر ۱۹۴۸ء)

اسی طرح روزنامہ ''حقیقت'' لکھنؤ کے ایڈیٹر مکرم جناب انیس احمد عباسی بی۔ اے۔ کاکوری آپ کی علمی صلاحیت سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ آپ فرماتے ہیں:

''مذہبی اختلافات سے قطع نظر مرزا صاحب مرحوم کی ذات بہت سی صفات کی حامل تھی۔ ان کے تبحر علمی، حیرت انگیز ذہانت اور سیاسی فراست کا اندازہ بہت سے ممتاز غیر احمدی افراد کو بھی تھا .... راقم السطور کو خود بھی مرزا صاحب سے کئی دفعہ ملاقات کا

اتفاق ہوا اور ہر دفعہ ان کی غیر معمولی قابلیت، بصیرت وفراست سے بہت متاثر ہوا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ان میں وہ تمام جوہر تھے جو بڑے قائدین میں ہونے چاہئیں۔ مذہبی عقائد سے اختلاف رکھنے کی بناء پر کسی بڑی شخصیت کی اعلیٰ صفات اور قومی خدمات کی قدر و وقعت نہ کرنا ایک بہت ہی افسوسناک کمزوری ہے۔"

(دیکھو روزنامہ "حقیقت" لکھنؤ ۱۰ رنومبر ۱۹۶۵ء)

آہ! وہ علوم فنون کا سرچشمہ۔ وہ میدان خطاب کا عظیم شہسوار آج ہم میں نہیں ہے۔ مگر آپؒ کا نام اور کام تو ہمیشہ مہرِ تاباں کی طرح فروزاں رہے گا۔ آپ خود فرماتے ہیں:

"گو میں مر جاؤں گا مگر میرا نام کبھی نہیں مٹے گا۔ یہ خدا کا فیصلہ ہے جو آسمان پر ہو چکا ہے کہ وہ میرا نام اور میرے کام کو دنیا میں قائم رکھے گا۔" (اختتامی خطاب جلسہ سالانہ 1961ء)

آخر میں دعا ہے کہ

"ملّت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے"۔

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے
کناروں تک پہنچاؤں گا"
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

WARRAICH CALL POINT

NATIONAL & INTERNATIONAL
CALL OFFICE

Fax Facility Sending
& Recieving Here
Fax open in 24 Hours.

OWNER:
MEHMOOD AHMAD NASIR
Moh. : Ahmadiyya, Qadian - 143516
Ph: 0091-1872-22222
(R)20286
Fax: 21390

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

NASIR SHAH
GANGTOK - SIKKIM

Watch Sales & Service
All Kind of Electronics
Export & Import Goods &V.C.D and
C.D Players are Available Here
Near Ahmadiyya Mission Gangtok
Ph: 03592 - 26107
03592 - 81920

RAKESH
JEWELLERS

01872-20290 (R)
01872-21987-5 (PP)

For every kind of Gold and
Silver ornament.
All kinds of Rings &
"Alaisallah" Rings also sold
here.

KISHEN SETH, RAKESH SETH

MAIN BAZAR QADIAN.

اپنا دائرہ معلومات وسیع کیجئے

مکرم پروفیسر راجہ نصر اللہ خان صاحب

سب سے پہلے ہم آپ کو اس دور کی نہایت ہی دلچسپ۔معلومات افزا اور ان گنت تعداد میں فروخت ہونے والی کتاب کا مختصر اور دلچسپ تعارف کراتے ہیں۔اس کتاب کا نام دراصل ایک شخص آرتھر گنیس (Arther Guinness) کے نام سے لیا گیا ہے۔جس نے آئر لینڈ کے شہر ڈبلن Dublin میں 1759ء میں ایک فیکٹری کھولی جس کے نام کا پہلا لفظ گنس Guinness رکھا بعد میں آرتھر گنس کی ابتدائی کوشش نے وسیع کاروبار کی شکل اختیار کر لی۔1886ء میں آرتھر گنس سن اینڈ کمپنی لندن کی ایک مشہور لمٹیڈ کمپنی کے طور پر قائم کی گئی۔گنس کاروبار سے منسلک دو ڈائریکٹرز کو سب سے پہلے یہ بات سوجھی کہ مختلف حلقوں میں عام طور پر چھڑ جانے والی یہ بحث کہ کس کس میدان میں کون سا شخص یا چیز منفرد اور اوّل مقام یا ریکارڈ رکھتے ہیں، کا تسلی بخش جواب اور فیصلہ ہونا چاہئے۔چنانچہ دو ہونہار جڑواں بھائیوں راس اور نارس میکورٹر (Ross and Norris Mcwhirter) (جو خود بھی اعلیٰ پائے کے ایتھلیٹ تھے) کو ایک ریکارڈ بک تیار کرنے معمور کیا گیا۔ان دونوں بھائیوں کی کاوشوں کا نتیجہ (The Guninness Book of Records) کی شکل نمودار ہوا۔یہاں یہ عرض کرنا بے محل نہ ہوگا کہ ہمارے ہاں اچھے پڑھے لکھے طبقے میں بھی اس کتاب کو گنس بک کے بجائے ''گنیز بک'' کے نام سے پکارا جاتا ہے۔جو کسی طرح بھی درست نہیں ہے۔یہ لفظ Guinness (گنس) ہے۔نہ کہ گینز۔

آغاز کیسے ہوا

دراصل متذکرہ بالا دونوں بھائی راس اور نارس اپنے سکول کے زمانہ سے ہی ایسی غیر معمولی چیزوں کی لسٹ تیار کرنے میں دلچسپی لیتے تھے جیسا کہ دنیا کے بڑے بڑے جہاز کون سے ہیں اور سب سے اونچے پہاڑ کہاں پر واقع ہیں۔اس لئے جب ریکارڈ بک لکھنے کا کام ان کے سپرد کیا گیا تو ان کے پاس کافی مواد پہلے سے ہی موجود تھا۔آخر ایک سال کی کٹھن تحقیق کے بعد اگست ۱۹۵۵ء میں اس کتاب کا ۱۹۸ صفحات پر مشتمل پہلا ایڈیشن شائع ہوا جسے ہاتھوں ہاتھ لیا گیا اور کرسمس (ماہ دسمبر) سے پہلے پہلے یہ برطانیہ میں فروخت ہونے والی نمبر ا کتاب بن گئی۔

کامیابی کی کوئی حد ہے

اب اس کتاب کا انگریزی ایڈیشن چالیس سے زائد ممالک میں شائع کیا جاتا ہے۔اور انگریزی کے علاوہ یہ کتاب کوئی 37 دوسری زبانوں میں شائع ہوتی ہے۔1994ء میں دنیا بھر میں اس کتاب کی ساڑھے سات کروڑ کاپیاں فروخت ہوئیں۔جب کہ آئندہ چند سالوں میں یہ تعداد دس کروڑ تک پہنچ جانے کا اندازہ ہے بہر حال عالمی ریکارڈ تیزی اور تواتر سے بدلتے رہتے ہیں۔خاص طور پر سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدان میں عظیم تبدیلی اور ترقی کا عمل تیزی سے جاری ہے جیسا کہ حیرت انگیز Super Computer اور Internet وغیرہ اس وقت ہمارے سامنے گنس بک آف ریکارڈ 2000ء کا ایڈیشن موجود ہے۔قارئین کرام کے لئے ہم مختلف صفحات سے کچھ دلچسپ اور معلومات افزاء مواد پیش کر رہے ہیں۔ہمارے نوجوان ان حیرت انگیز معلومات سے فائدہ اٹھا کر اپنے دوستوں کی مجلس میں بحث کی گرما گرمی کو علم کی روشنی میں ڈھالنے کا باعث بن سکتے ہیں اور یہ علم و دانش کی بہت بڑی خدمت ہوگی۔

ہے وہی عظیم جس نے نئی شمع اک جلا دی

۱۔سائنس سیکشن

1۔سب سے زیادہ درجہ حرارت

انسان نے جو سب سے زیادہ درجہ حرارت پیدا کیا ہے وہ 510 ملین (5 کروڑ) سینٹی گریڈ یا 950 ملین (ساڑھے نو کروڑ) فارن ہائیٹ ہے یعنی سورج کے مرکزی حصہ سے 30 گنا زیادہ III یہ زبردست درجہ حرارت 27 مئی 1994ء کو پرنسٹن پلازما فزکس لیبارٹری نیو جرسی امیریکہ میں پیدا کیا گیا۔

2۔سب سے بڑا ستارہ

سب سے بڑے ستارے (Betelgeuse) کا قطر 980 ملین (اٹھانوے کروڑ کلومیٹر یعنی 610 ملین (اکسٹھ کروڑ) میل ہے گویا یہ سورج سے 700 گنا بڑا ہے۔

3۔سب سے بڑا چاند

ہمارے نظام شمسی کا سب سے بڑا چاند سیارہ مشتری کے مدار کا Ganymede ہے جس کا قطر پانچ ہزار دوسو اڑسٹھ (5268) کلومیٹر (تین ہزار دوصد تہتر (3273) میل) ہے۔اس کی کمیت ہمارے چاند کے دو گنے سے بھی زیادہ ہے۔

4۔حرارت برداشت کرنے میں اوّل نمبر پر

اپریل 1993ء میں ایک پیچیدہ مواد Nfaar کے متعلق پہلی بار انکشاف کیا گیا۔اسے انگلینڈ کے مارس وارڈ (Maurice Ward) نے ایجاد کیا اور یہ غیر معمولی (Plasma Temperatures) درجہ حرارت دس ہزار سنٹی گریڈیا (18032 F) تک برداشت کرسکتا ہے۔

5۔روشنی کا سب سے طاقتور ذریعہ

احتراق کے عمل سے روشنی پیدا کرنے والے ذرائع میں سب سے طاقتور 313 کول واٹ کا آرگون (Argon) گیس کا لیمپ ہے۔جس کی طاقت 1.2 ملین کینڈل (روشنی کی تیزی ماپنے والی اکائی) ہے۔اسے کینیڈا کی ریاست برٹش کولمبیا کی ورٹیک (Vertek) انڈسٹریز نے مارچ 1984ء میں آخری شکل دی۔

6۔سب سے بڑا جنریٹر

سب بڑا ڈی۔سی (ڈائریکٹ کرنٹ۔یعنی براہ راست بجلی کی رومہیا کرنے والا) جو مجموعی طور پر (کلوواٹ) 51300 Kw کی گنجائش رکھتا ہے۔ جاپان کی معروف متسوبشی الیکٹرک (Mistubishi Electric) نے تیار کیا اور اسے مئی 95ء میں جاپان اٹامک ارجی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ میں نصب کیا گیا۔جنریٹر کی لمبائی 16.5 میٹر (54 فٹ) ہے اور یہ 353 ٹن وزنی ہے۔

7۔سب سے بڑا سائنسی آلہ

اس آلے کا مختصر نام L E P ہے جو سوئٹزرلینڈ کے شہر جنیوا میں سرن (Cern) کے مقام پر سائنسی سامان سٹور کرنے والا ایک رنگ (گول دائرہ) ہے جس کا محیط 27 میٹر (سترہ میل) ہے۔اس رنگ کا قطر 3.8 میٹر (ساڑھے بارہ فٹ) ہے۔اس میں ساٹھ ہزار ٹن سے زائد ٹیکنیکل سامان نصب کیا گیا ہے۔

8۔تیز ترین سگنل

1996ء میں جرمنی کی کلون (Cologne) یونیورسٹی کے ماہرین طبیعات نے اعلان کیا کہ انہوں نے وہ کام انجام دیا ہے جسے مشہور سائنس دان آئن سٹائن کے نظریۂ اضافت نے ناممکن قرار دیا تھا۔یعنی انہوں نے روشنی کی رفتار سے زیادہ تیز رفتار سگنل بھیجا ہے۔

9۔طویل ترین گرہن

سب سے طویل سورج گرہن (جس وقت چاند کا گزر سورج اور زمین کے درمیان ہوتا ہے۔) کا جو عرصہ ممکن ہوسکتا ہے وہ سات منٹ اور 31 سیکنڈ ہے۔موجودہ دور میں طویل ترین سورج گرہن 1955ء میں فلپائن کے مغربی علاقہ میں واقع ہوا جس کا عرصہ

سات منٹ آٹھ سیکنڈ تھا اور باور کیا جاتا ہے کہ طویل ترین سورج گرہن میں سے ایک 2186ء میں اوقیانوس کے وسطی علاقہ میں لگے گا جس کا دورانیہ 7 منٹ 29 سیکنڈ ہوگا۔

سب سے طویل چاند گرہن (جب چاند کا گزر زمین کے سائے میں ہوتا ہے۔) کا امکانی عرصہ ایک گھنٹہ 47 منٹ ہے۔ یہ 16 جولائی 2000ء کو شمالی امریکہ کے مغربی ساحل پر دیکھا جاسکے گا۔

۲۔ حیوانات کی دنیا

1۔ دنیا کا سب بڑا جانور

نیلگوں وھیل کا وزن پیدائش کے وقت تین ٹن Tonne (ایک امریکی ٹن میں 2000 پونڈ ہوتے ہیں۔) اور بارہ ماہ کی عمر میں اس کا اوسط وزن 26 ٹن ہو جاتا ہے اب تک سب سے وزنی یعنی 190 ٹن وزن کی مادہ نیلگوں وھیل 1947ء میں شکار کی گئی۔

2۔ دودھ پلانے والے جانوروں میں سب سے بلند قامت جانور

نر زرافہ تقریباً 5.5 میٹر (18 فٹ) کی اونچائی تک پہنچ جاتا ہے۔ ریکارڈ کے مطابق سب سے بلند قامت ذرافہ 5.88 میٹر یعنی 19 فٹ تھا جو 1969ء میں انگلینڈ کے چیسٹر چڑیا گھر (Chester Zoo) میں دم توڑ گیا۔

3۔ سب سے بڑا گوریلا

مشرقی کانگو میں پایا جانے وال گوریلا جب اپنے پاؤں پر کھڑا ہوتا ہے تو اس کی اونچائی 1.75 میٹر (5 فٹ 19 انچ) ہوتی ہے اور وزن 163.4 کلوگرام (25 سٹون دس پاؤنڈ) ہوتا ہے۔

4۔ طویل ترین عمر پانے وال بندر

دنیا کا سب سے عمر رسیدہ بندر سفید گلے والا بوبو (BoBo) نامی تھا جس کی موت 10 جولائی 1988ء کو 53 سال کی عمر میں ہوئی۔ یہ لمبی دم والی قسم وسطی اور جنوبی امریکہ میں پائی جاتی ہے۔

5۔ ناپید ہونے والے شیر

اس وقت شیر کی جو قسم سخت خطرہ میں ہے وہ Sumatran Tiger ہے جو جنگلوں میں صرف بیس عدد کے قریب باقی ہے۔ لگتا ہے کہ مستقبل قریب میں یہ قسم بالکل معدوم ہو جائے گی جس طرح کیسپئین Caspian ٹائیگر سن ستر کی دہائی میں دنیا سے ناپید ہو گیا تھا۔ ناپید ہونے کی دو بڑی وجوہات شکار اور نشو ونما کے لئے قدرتی ماحول کا میسر نہ آنا ہے۔

6۔ سب سے بڑا پرندہ

موجودہ پرندہ میں سے دنیا کا سب سے بڑا پرندہ شتر مرغ ہے۔ نہ اڑنے والا یہ نر پرندہ 2.75 میٹر (نوفٹ) اونچا اور 156.5 کلو گرام وزنی ہوسکتا ہے۔

7۔ اوزاروں کو استعمال کرنے والے چمپنزی

گوریلے سے ملتے جلتے افریقی چمپنزی (Chimpanzee) اوزار بنانے اور استعمال کرنے کی مہارت میں انسانوں کے بعد سب سے آگے ہیں۔ وہ تنکوں اور چھوٹی چھوٹی شاخوں کی مدد سے دیمک کو باہر نکال لیتے ہیں۔ پتھروں کے ذریعہ ڈرائی فروٹ کو توڑ کر مغز نکالتے ہیں۔ نوکدار شاخوں سے خول میں پھنسے ہوئے خشک پھل کے ٹکڑوں کو حاصل کرتے ہیں اور پتوں سے کپڑے کا کام لے کر اپنے جسم سے گرد پونچھ لیتے ہیں اور پانی حاصل کرنے کے لئے ان پتوں کو بطور اسفنج استعمال کرتے ہیں۔

۳۔ طاقت کا مظاہرہ

1۔ دو جہازوں کو روک لیا۔

الف: 20 جولائی 1997ء کو آسٹریلیا کے مقام ھروے بے (Hervey Bay) پر اوٹو ایکران (Utto Acron) نامی طاقتور شخص نے دو عدد 300 ہارس پاور کے جہازوں کو ایک دوسرے

سے مخالف سمت میں فضا میں بلند ہونے سے تقریباً 15 سیکنڈ تک روکے رکھا۔

ب۔ اکتوبر 1997ء میں آسٹریلیا کے سڈنی ایئر پورٹ پر ڈیوڈ ہکسلے (David Huxley) ایک ہاتھ سے 187 ٹن وزنی بوئنگ 747 جہاز کو 91 میٹر (298 فٹ 6 انچ) تک کھینچ کر لے گیا۔

ج: آسٹریلیا کے شہر سڈنی کا باشندہ گرانٹ ایڈورڈز (Grant Edwards) 4 اپریل 1996ء کو 201 ٹن وزنی ریل گاڑی کو ریلوے لائن پر ایک ہاتھ سے کھینچتا ہوا 36.8 میٹر (120 فٹ 9 انچ) فاصلے تک لے گیا۔

2۔ دونتوں سے سب سے زیادہ وزن کھینچنے والا شخص

آرمینیا کا رابرٹ

(Robert Galstyan) 21 جولائی 1992ء کو روس کے شہر ماسکو میں ریل کے دو ڈبوں کو اپنے دانتوں سے کھینچا ہوا ریلوے لائن پر 7 میٹر (23 فٹ) کے فاصلہ تک لے گیا۔ ان کا مجموعی وزن 219 ٹن تھا۔

3۔ دانتوں سے سب سے زیادہ وزن اٹھانے والا

بیلجیئم کے باشندہ والٹر (Walter Feuille) نے فرانس کے شہر پیرس میں 31 مارچ 1990ء کو 281.5 کلوگرام (620 پونڈ 10 اونس) وزن سطح زمین سے 17 سینٹی میٹر (سوا چھ انچ) اوپر اٹھانے کا مظاہرہ کیا۔

4۔ اینٹوں کا سب سے بھاری وزن اٹھانے والا

انگلینڈ کے فیڈ برٹن (Fred Burton) نے 5 جون 1998ء کو بیس اینٹیں، جن کا کل وزن 102.73 کلوگرام بنتا تھا۔ دو سیکنڈ تک اٹھائے رکھیں۔

5۔ تعداد میں سب سے زیادہ اینٹیں اٹھانے والا

1992ء میں رسل بریڈلے (Ressell Bradley) نے ریکارڈ قائم کرتے ہوئے 31 اینٹیں میز سے اٹھا کر دو سیکنڈ تک اپنے سینے کی اونچائی تک اٹھائے رکھیں۔

6۔ طاقتور ترین کان

جارجیا کے ڈمٹری (Dimitry Kinkladze) نے اپنے کانوں کے ساتھ 48 کلوگرام کا وزن دس منٹ تک اٹھائے رکھا۔ ان میں سے 32 کلوگرام کا وزن دائیں کان پر لٹک رہا تھا۔ طاقت کا یہ مظاہرہ 2 نومبر 1997ء کو ہوا۔

7۔ سر پر لٹکائی جانے والی سب سے وزنی کار

سب سے وزنی کار کو سر پر بیلنس کرنے کا عالمی ریکارڈ جان ایونز (John Evans) کا ہے۔ اس نے 4 نومبر 1997ء کو یو۔کے میں ایک شیورلیٹ گاڑی جس کا وزن 158.76 کلوگرام تھا۔ بارہ سیکنڈ تک اپنے سر پر لٹکائے رکھی۔ جان نے کئی ریکارڈ قائم کئے ہیں اور گنیس ورلڈ ریکارڈ ٹی۔وی شوز میں باقاعدگی سے حصہ لیتا رہتا ہے۔ اس کا دعویٰ ہے کہ وہ دنیا بھر میں مضبوط ترین گردن کا مالک ہے۔ اس نے اپنے قائم کئے گئے ریکارڈ کو توڑنے والے کے لئے 2000 پونڈ (3315 ڈالر) کا انعام رکھا ہوا ہے۔

8۔ پھیپھڑوں کی طاقت کا عظیم ترین مظاہرہ

1994ء میں مانچسٹر (یو۔کے) کے نکولس میسن (Nicholas Mason) نے ایک کلوگرام وزنی غبارے کو 45 منٹ اور 2.5 سیکنڈ میں منہ کے ذریعہ ہوا بھر کر 2.44 میٹر (8 فٹ) نصف قطر کا بنادیا۔ ﴿بشکریہ **الفضل** پاکستان ۷ر جولائی ۲۰۰۰ء﴾

ایمان اور خدمت

"جسقدر کوئی خدمت کرتا ہے اسی قدر وہ راسخ الایمان ہو جاتا ہے"

(ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۴۰)

بقیہ اداریہ اپنی منزل مقصود تک رسائی نہیں پاسکتا۔ دنیاوی طور پر ہم دیکھتے ہیں کہ ایک طالب علم جو سال بھر محنت کرتا ہے، قواعد و قوانین کی پابندی کرتے ہوئے اپنی تعلیم کو جاری رکھتا ہے، حفظانِ صحت کے اصول کی پابندی کرتے ہوئے آگے بڑھتا ہے وہ امتحان کے مراحل سے بآسانی گذر جاتا ہے۔ نہ صرف کامیاب ہوتا ہے بلکہ اچھے نمبروں میں کامیاب ہوتا اور اُسے دوسروں پر سبقت حاصل ہوتی ہے۔

اس لحاظ سے ہر شخص کو اپنے اعمال و کردار کا بخوبی جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ کہیں کوئی ایسا سوراخ تو نہیں کہ جہاں سے اعمال ضائع جا رہے ہیں۔ پس کوئی بھی ایسا چھید باقی نہ رہے جہاں سے شیطان حملہ آور ہو سکے اور جسکے نتیجہ میں ہمارے اندر سستی اور کاہلی پیدا ہو۔ اپنے آپ کو تعلق باللہ کے مضبوط قلعہ میں محفوظ کر لینے سے ہی انسان ایسے خطرناک خندقوں سے بچ سکتا ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

'ان الذین جاھدوا فینا لنھدینھم سُبُلَنا'

جو لوگ ہماری محبت میں منہمک ہو کر ہم سے ملنے کی تمنا رکھتے ہیں اور مجاہدہ کرتے ہیں ہم اپنے مختلف راستوں کی طرف انکی راہ نُمائی کریں گے۔ یہاں لفظ "فینا" خاص طور پر قابلِ غور ہے۔ عام مجاہدات کافی نہیں ہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی محبت میں مستغرق ہو کر خدا کی خاطر جو لوگ مجاہدہ کرتے ہیں اُن کے لئے بے شمار راستے اللہ تعالیٰ دکھاتا ہے اور نیکیوں کے نئے سے نئے میدان اللہ تعالیٰ اُن کو عطا کرتا ہے۔ یہاں "سُبُل" جمع کا صیغہ استعمال کیا ہے۔ یعنی ایک رستہ نہیں بلکہ خدا تعالیٰ تک پہنچنے کے لئے اعمالِ صالحہ کے بے شمار راستے ہیں۔ اسلئے ہر انسان کو چاہئے کہ وہ اس رنگ میں راہِ خدا میں سعی اور مجاہدہ سے کام لے کہ وہ اس محبوبِ حقیقی کو بآسانی، کم از کم وقت میں پاسکے اور اس کی محبت میں ڈوب کر، اس کے راستہ میں مجاہدہ کرتا رہے۔

اس سلسلہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی ایک دُعا کی طرف قارئین کی توجہ مبذول کرائی جاتی ہے جو حضور کو ایک رؤیا میں سکھلائی گئی تھی جو حضور کے اندر ایک حیرت انگیز تبدیلی کا موجب بنی۔ حضور فرماتے ہیں:

"عرصہ قریباً پچیس برس کا گزرا ہے کہ مجھے گورداسپور میں ایک رؤیا ہوا کہ میں ایک چارپائی میں بیٹھا ہوں۔ اور اسی چارپائی پر بائیں طرف مولوی عبداللہ صاحب غزنوی مرحوم بیٹھے ہیں۔ اتنے میں میرے دل میں تحریک پیدا ہوئی کہ میں مولوی صاحب موصوف کو چارپائی سے نیچے اتار دوں۔ چنانچہ میں نے ان کی طرف کھسکنا شروع کیا یہاں تک کہ وہ چارپائی سے اُتر کر زمین میں بیٹھ گئے۔ اتنے میں فرشتے آسمان کی طرف سے ظاہر ہو گئے۔ جن میں سے ایک کا نام خیراتی تھا۔ وہ تینوں بھی زمین میں بیٹھ گئے۔ اور مولوی عبداللہ بھی زمین پر تھے اور میں چارپائی پر بیٹھا رہا۔ تب میں نے ان سے کہا کہ میں دُعا کرتا ہوں۔ تم سب آمین کہو۔ تب میں نے یہ دعا کی۔

رَبِّ اَذْھِبْ عَنِّیَ الرِّجْسَ وَ طَھِّرْنِیْ تَطْھِیراً

اس دعا پر تینوں فرشتوں اور، مولوی عبداللہ نے آمین کہی۔ اس کے بعد تینوں فرشتے اور مولوی عبداللہ آسمان کی طرف اُڑ گئے اور میری آنکھ کھل گئی۔ آنکھ کھلتے ہی مجھے یقین ہو گیا کہ میرے لئے آسمان پر ایک خاص فضل کا ارادہ ہے۔ اور پھر میں ہر وقت محسوس کرتا رہا کہ ایک آسمانی کشش میرے اندر کام کر رہی ہے۔ یہاں تک کہ وحی الٰہی کا سلسلہ جاری ہو گیا۔ وہی ایک ہی رات تھی جس میں اللہ تعالیٰ نے بتمام و کمال میری اصلاح کر دی اور مجھ میں ایک ایسی تبدیلی واقع ہو گئی جو انسان کے ہاتھ سے یا انسان کے ارادے سے نہیں ہو سکتی تھی۔" (تذکرہ ص 25)

قارئین کرام! اس دعا کا اردو ترجمہ یہ ہے کہ اے ربّ ہر قسم کی ناپاکی مجھ سے دور کر اور مجھے ہر لحاظ سے پاک وصاف فرما۔ یہ دعا کسقدر جامعیت اپنے اندر رکھتی ہے اور اپنی کمزوریوں کے دور ہونے اور ایک پاکیزہ زندگی پانے اور اپنے چھیدوں کو بند کرنے کے لئے کسقدر معاون و مددگار ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو جو بلند و بالا منصب اور روحانی مقام اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اس سے اس دعا کی اہمیت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

رِجس، عربی زبان کا لفظ ہے۔ ہر قسم کی ناپاکی کے۔ لئے یہ لفظ بولا جاسکتا ہے۔ ایک انسان زندگی کے سفر میں مختلف مراحل سے گذرتا ہے......

باقی ص ۳۲ پر

اسلام اور پردہ

مکرم جمیل احمد صادق معلم سلسلہ پنجاب

قارئین کرام! اسلام میں عورتوں کے لئے جو پردے کا حکم ہے اس کے بارے میں اختصار سے ذکر پیش ہے۔ کیونکہ پردے کو لیکر عموماً اسلام پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ اسلام نے عورتوں کو پردے کا حکم دیکر اسکی ترقی میں روک لگائی ہے اور اسکی آزادی کے حق کو چھینا ہے۔ حالانکہ یہ اعتراض سراسر نادانی اور اس پردے کی حکمتوں سے لاعلمی کی وجہ سے کیا جاتا ہے سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ اسلام عورت کے لئے کسی ایسے پردے کا حکم ہرگز نہیں دیتا جو اسکی ترقی میں رکاوٹ بن سکے۔ بلکہ ایک طرف تو مرد اور عورت دونوں کو یکساں پابند کیا ہے کہ وہ اپنی نظروں کو نیچا رکھیں اور دوسری طرف عورتوں کو بطور خاص یہ حکم دیا کہ وہ اپنی زینت کی جگہوں کو چھپا کر رکھیں۔ ان کا گھروں سے باہر جانا جاہلانہ طریق پر نہ ہو۔ اور وہ ایسی حرکات سے اجتناب کریں جس کے نتیجہ میں وہ مردوں کی ہوسناک اور لالچ بھری نظروں سے محفوظ رہ سکیں۔ گویا اسلام نے عورت کو پردے کا حکم دیکر اسکی عزت و عفت کی حفاظت کی ہے دراصل پردے کی پر حکمت تعلیم پر اعتراض کرنے والے بے پردگی کے بھیانک نتائج سے اپنی آنکھیں موڑ لیتے ہیں چنانچہ بے پردگی کے نتیجہ میں آج کا مغربی اقوام جنسی بے راہروی تک پہنچ چکی ہیں وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ حتیٰ کہ ایڈز جیسا خطرناک اور لاعلاج مرض بھی دراصل بے پردگی اور اس کے نتیجہ میں پھیلنے والی بدکاری کا ہی نتیجہ ہے لیکن جہاں تک عورت کے لئے اسکی صلاحیتوں کے مطابق ترقی کی منازل طے کرنے کا سوال ہے پردہ اس راہ میں ذرا بھی روک نہیں بنتا۔ چنانچہ اسلام کے صدر اول میں عورت اگر گھر کی محافظ تھی وہ سرحدوں کی بھی حفاظت کرتی تھی اگر بچوں کی نگران تھی تو وہی عورت دفاعی کاموں میں بھی مردوں کے شانہ بشانہ کھڑی ہوتی تھی اور یہ سب کام پردے میں رہتے کرتی تھی اور آج بھی عورت قرآن کریم کے اس حکم کے سائے میں کسی بھی میدان میں اور کسی بھی کام میں کسی بھی میدان میں مرد سے پیچھے نہیں ہیں۔

اس ضمن میں حدیث جو مشکوٰۃ کتاب الادب سے لی گئی ہے ہمارے پیارے آقا و مولا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہؓ اور حضرت میمونہؓ کو ایک نابینا صحابی سے پردے کا حکم دیا۔ پوچھنے پر آپؐ نے فرمایا کہ کیا تم دونوں بھی نابینا ہو کہ اس کو نہیں دیکھ سکتیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ عورتوں کو چاہئے کہ نامحرم سے اپنے تئیں بچائیں اور یاد رکھنا چاہئے بجز خاوند اور ایسے لوگوں سے جن کے ساتھ نکاح جائز نہیں اور جتنے مرد ہیں ان سے پردہ کرنا ضروری ہے۔ جو عورتیں نامحرم سے پردہ نہیں کرتیں شیطان ان کے ساتھ ہے۔ (اشتہارات جلد 1 صفحہ 69)

آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دو اقتباس پیش خدمت ہیں:

''بڑی شدت کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں یہ تحریک ڈالی کہ احمدی مستورات بے پردگی کے خلاف جہاد کریں کیونکہ اگر آپ نے بھی یہ میدان چھوڑ دیا تو پھر دنیا میں کون سی عورتیں ہونگیں جو اسلامی اقدار کی حفاظت کے لئے آگے آئیں گی۔'' (الفضل 28 فروری 1983)

29 جولائی 1995ء کو حضور پر نور نے ایک خطاب میں فرمایا کہ پردہ اسلامی معاشرہ میں سب سے زیادہ قابلِ قدر چیز ہے اس کو ہم نے نافذ کرنا ہے ہم نے اس کی حفاظت کرنی ہے ہم اس کو لے کر آئیندہ مستقبل میں بڑھنا ہے۔ اس بحث میں مبتلا نہ ہوں کہ پردہ اتنا سخت ہے یا اتنا سخت۔ پردے کی روح کو سمجھیں اور ہر

احمدی خاتون میں پردے کی روح نمایاں طور پر دکھائی دینی چاہئے۔ آئندہ زمانے کی جنت کی تعمیر کے لئے پردہ کی روح کو سمجھنا اور اسے نافذ کرنا زیادہ ضروری ہے۔ اے احمدی بیٹیو اور میری ماؤں اور بہنوں میں تمہیں وہ حوا دیکھنا چاہتا ہوں جو از سر نو جنت میں داخل کرنے کا موجب بنے پھر ہمیشہ کے لئے اس جنت میں داخل رہے پھر کسی شیطان کو توفیق نہ ملے کہ ہم اس جنت سے ہمیشہ کے لئے نکالے جائیں۔ یہ ہے وہ جنت جو حضرت اقدس رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر دوبارہ نازل ہوئی شریعتِ اسلامیہ کے صورت میں نازل ہوئی۔''

(خطاب حضور انور 29 / جولائی 1995ء)

خدا ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بقیہ اداریہ ص ۳۰ سے

مختلف شعبہ ہائے زندگی سے اس کا واسطہ ہوتا ہے۔ مختلف جسمانی و اخلاقی و روحانی کمزوریوں میں جو انسان کے ادراک سے بھی بالا ہوتی ہیں۔ نہاں در نہاں ہوتی ہیں ملوث ہو جاتا ہے۔ پس اس جامع دعا کے نتیجہ میں انسان کو اللہ تعالیٰ مخفی در مخفی کمزوریوں پر آگاہ کرتا اور اسکے ازالہ کی توفیق بخشتا ہے۔ اس طرح رفتہ رفتہ ایک انسان ایسی صلاحیت اپنے اندر پیدا کر سکتا ہے کہ محبت الٰہی کے حصول کے لئے اپنے دل کو تیار کرے اور کوئی نیکی ضائع نہ ہو اور تمام ادنیٰ خواہشات کے چھید قرب و محبت الٰہی کی آہنی دیواروں کے ذریعہ بند کئے جاسکیں اور کوئی شیطانی وسوسہ اور کوئی شیطانی خیال اسمیں رسائی نہ پاسکیں۔ اور ہر نیکی خواہ چھوٹی ہو یا بڑی اسکے درختِ وجود کی شاخ مثمر میں تبدیل ہو جائے اور مزید نیکیوں کی توفیق اسکو ملتی رہے۔ پس اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسکی توفیق عطا فرمائے رَبِّ اَذْھِبْ عَنِّی الرِّجْسَ وَ طَھِّرْنِی تَطْھِیْرًا (زین الدین حامد)

ناظمین اطفال متوجہ ہوں

جملہ قائدین مجالس و ناظمین اطفال سے درخواست ہے کہ وہ ہر ماہ کی رپورٹ کارگزاری مجلس اطفال الاحمدیہ باقاعدگی کے ساتھ اگلے ماہ کی پانچ تاریخ تک دفتر اطفال الاحمدیہ بھارت میں ارسال کر دیا کریں۔ نیز جن مجالس نے تا حال فارم تجنید و تشخیص بجٹ دفتر کو ارسال نہیں کئے وہ اوّلین فرصت میں انہیں پُر کر کے دفتر کو ارسال کریں۔

جزاکم اللہ تعالیٰ خیراً

مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

بقیہ اخبار مجالس ص ۳۴ سے

صاحب کے شکریہ اور مکرم مولانا محمد عمر صاحب کی اجتماعی دعا کے ساتھ یہ تقریب نہایت شاندار رنگ میں اختتام پذیر ہوئی۔ اس موقعہ پر تمام احباب و مستورات کی چائے اور لوازمات سے تواضع کی گئی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے خدام کو میدان عمل میں زیادہ سے زیادہ کامیابی عطا فرمائے۔

﴿پی عبدالنافع احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ پینگاڈی﴾

کانپور مشن کا ٹیلی فون نمبر

0512-242811

اسباب پرستی

''اس شخص کی طرح نہ ہو دیں جسکے دل کو خدا نے غافل کر دیا اور اس نے اپنے اسباب کو اپنا خدا قرار دے لیا''

(ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۳۵)

اخبارِ مجالس

مجلس خدام الاحمدیہ آسنور کے زیر اہتمام تربیتی اجلاس

مورخہ 28 جنوری بروز سوموار جامع مسجد احمدیہ آسنور میں خدام الاحمدیہ آسنور کا ایک شاندار تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں خدام واطفال کی ایک کثیر تعداد کے علاوہ انصار بزرگان نے بھی شمولیت کی۔

اجلاس کی صدارت مکرم مولوی ناصر احمد صاحب ندیم نے فرمائی۔ تلاوت ونظم خوانی اور عہد کے بعد مکرم اشفاق صاحب نے 'آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اندازِ تربیت' کے موضوع پر بہت ہی مدلّل اور مفصل تقریر کی۔ مزید کئی خدام نے بھی اپنے آئٹم پیش کئے۔

آخر پر صدر مجلس محترم سیّد ناصر احمد صاحب ندیم نے خدام و اطفال کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام ''أنت الشیخ المسیح الذی لا یُضاعَ وقتہ'' کی روشنی میں وقت کی پابندی اور وقت کے صحیح استعمال کی طرف توجہ دلائی۔ دُعا کے ساتھ اس بابرکت اجلاس کا اختتام ہوا۔

(ذاکر حسین ذاکر۔ معتمد مجلس خدام الاحمدیہ آسنور)

مجلس خدام الاحمدیہ کولکتہ کے زیر اہتمام جلسہ

مؤرخہ 25 نومبر 2001ء بروز اتوار بعد نماز مغرب 6-30 بجے محترم ماسٹر محمد مشرق علی صاحب امیر صوبائی بنگال وآسام کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا اور اس جلسہ میں مہمان خصوصی مکرم سیّد محمود احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کولکتہ تھے۔

جلسہ کی کاروائی حسبِ دستور تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئی جو عزیزم شفقت محمود نے کی اور ترجمہ مکرم مولوی نسیم احمد صاحب طاہر مبلغ کولکتہ نے پیش کیا۔ عزیزم عمر فاروق نے نہایت خوش الحانی سے نظم پیش کی۔ پہلی تقریر بعنوان مسائل و احکام رمضان پر مکرم کاشف احمد صاحب سہگل نے کرنے کی توفیق پائی اور دوسری تقریر مکرم وقار احمد صاحب ظفر نے بعنوان فضائل وبرکات رمضان پر پیش کی اور پھر ایک نظم مکرم ناصر احمد صاحب خان نے خوش الحانی سے پڑھی اور اجلاس کی تیسری تقریر مکرم مولوی نسیم احمد صاحب طاہر مبلغ انچارج کولکتہ نے رمضان المبارک کی اہمیت وبرکات پر کی۔ بعدہ مکرم صدر اجلاس صاحب نے مختصر اخطاب کے بعد دعا کروائی۔ بفضلہٖ تعالیٰ یہ اجلاس نہایت کامیاب رہا۔

(مکرم معشوق عالم صاحب...... قائد مجلس خدام الاحمدیہ کولکتہ)

جلسہ افتتاح ''احمدیہ مسجد بدر'' رامنا گوڑم۔ ورنگل

﴿مکرم حافظ سید رسول نیاز صاحب نائب نگرانِ اعلیٰ آندھرا پردیش﴾

آج بتاریخ 27 جنوری 2002ء ٹھیک 1:30 بجے دوپہر مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم وقفِ جدید بیرون قادیان نے ''احمدیہ مسجد بدر'' بمقام جماعت احمدیہ رامنا گوڑم ضلع ورنگل کا افتتاح فرمایا۔

484 گز زمین مقامی احباب نے صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام وقف کرنے کی سعادت پائی اور مسجد کے تمام اخراجات وقفِ جدید بیرون سے ادا ہوئے ہیں۔ شاہراہ پر تعمیر شدہ اس مسجد کے اونچے اونچے میناروں نے مسجد کی رونق کو دوبالا کر دیا ہے۔ اس موقعہ پر ایک تربیتی اجلاس کا انعقاد عمل میں آیا۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم سیٹھ محمد بشیر الدین صاحب صوبائی امیر ونگرانِ اعلیٰ آندھرا پردیش نے فرمائی۔ جبکہ اس اجلاس میں مہمان خصوصی کے طور پر مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم وقفِ جدید بیرون قادیان اور مکرم محمد عظمت اللہ صاحب غوری صوبائی قائد آندھرا پردیش سٹیج پر رونق افروز تھے اور گاؤں کے مکھیہ M ستیم (M.Satyam) بھی موجود تھے۔

تلاوت قرآن مجید مکرم مولوی شیخ نذیر الدین صاحب معلم وقفِ جدید بیرون رامنا گوڑم نے کی جبکہ مکرم عبد المتین صاحب حیدر آباد نے خوش الحانی سے نظم پڑھ کر احباب کو محظوظ کیا۔ پہلی تقریر مکرم مولوی H ناصر الدین صاحب مبلغ سلسلہ نرسم پیٹ نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق" کے عنوان پر عمدہ رنگ میں فرمائی۔ "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد از روئے ادیانِ عالم" کے عنوان پر تلگو زبان میں خاکسار نے تقریر کی۔ بعدہ مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم وقفِ جدید بیرون نے مختلف تربیتی و تبلیغی امور پر مفصل خطاب فرمایا۔ جس میں مساجد کے آداب، نماز کی اہمیت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت پر کئے گئے اعتراضات کے جوابات وغیرہ قابلِ ذکر ہیں ۔ بعدہ گاؤں کے مکھیہ M.Satyam حاضرین سے مخاطب ہوئے اور جماعتِ احمدیہ کی خدمات کو سراہتے ہوئے مبارکباد پیش فرمائی۔ بعد ازاں مکرم صدر اجلاس نے دعا کے ساتھ اجلاس کی برخاستگی کا اعلان فرمایا۔

اس اجلاس میں شرکت کے لئے دو ضلع کی 35 جماعتوں سے 10 ٹراکٹر 8 جیپ 2 کار اور ایک ٹرک میں کل 735 احباب و مستورات تشریف لائے۔ تمام مہمانوں کے لئے طعام کا انتظام کیا گیا تھا۔ نیز حیدر آباد و سکندر آباد سے خدام و لجنہ بھی شرکت کے لئے تشریف لائیں۔ اللہ تعالیٰ اس اجلاس کو مثمر بثمرات حسنہ بنائے اور اس مسجد سے اسلام کی بلندی کے فلک بوس نعرے بلند ہوں۔ آمین

مجلس خدام الاحمدیہ پینگاڈی کا سالانہ اجتماع اور سووینیر کی اشاعت

الحمد للہ کہ مجلس خدام الاحمدیہ پینگاڈی (کیرلہ) کا سالانہ اجتماع مورخہ ۲۷ر جنوری ۲۰۰۲ء بروز اتوار شام ساڑھے چار بجے فضل عمر پبلک سکول ہال میں مکرم بجت پڈیت صاحب صوبائی قائد کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ پینگاڈی کے خدام، اطفال و انصار کے علاوہ مستورات اور دیگر مضافات کی جماعتوں کے خدام سے ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔

اس تقریب سے قبل شام کو تین بجے پینگاڈی ریلوے اسٹیشن میں منعقدہ ایک تقریب میں مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے عطا کردہ ایک بہت بڑے Wall Clock کا مکرم بجت صاحب نے افتتاح کیا۔ اور دو بڑے بڑے waste baskets نصب کئے گئے اور شیرینی بھی تقسیم کی گئی۔

اس کے بعد محترم مولانا محمد عمر صاحب مبلغ انچارج کیرلہ نے احمدیہ مسلم انفرمیشن سینٹر کا افتتاح کیا۔ اس کے بعد مکرم ایس۔ وی۔ محمد فضل صاحب کی تلاوت کے بعد سٹیٹ قائد صاحب نے خدام کا عہد دہرایا۔ خاکسار قائد مجلس نے سب کو خوش آمدید کہتے ہوئے استقبالیہ تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم بی۔ مبشر احمد صاحب نے دو سال کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔

خدا کے فضل و کرم سے مجلس خدام الاحمدیہ پینگاڈی کو ہر شعبہ میں بھرپور خدمات کی توفیق حاصل ہوئی۔

اس کے بعد مکرم بجت صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں خدام الاحمدیہ پینگاڈی کی کارگزاریوں کا تذکرہ کرتے ہوئے اطمینان اور خوشی کا اظہار کیا۔

اس کے بعد مکرم ڈاکٹر بی منصور احمد صاحب جنرل سیکریٹری صوبائی امارت نے مجلس خدام الاحمدیہ کے نہایت شاندار اور دیدہ زیب سووینیر کا اجراء ایک قابل احترام بزرگ مکرم مولوی سی۔ پی۔ علی کٹی صاحب ریٹائرڈ معلم وقف جدید کو دیکر فرمایا۔ اس کے بعد مکرم پروفیسر محمود احمد صاحب مکرم ایس۔ وی۔ صدر الدین صاحب امیر جماعت پینگاڈی مکرم مولوی عبد السلام صاحب معلم پینگاڈی نے تقریریں کیں۔ مکرم پی۔ پی۔ محمد صغیر

باقی ص ۳۳ پر

فہرست مضامین مشکوٰۃ برائے شمارہ جات 2001ء

ترتیب: از محمد احمد غوری

	صفحہ

ماہِ جنوری

اداریہ۔ مبارک سو مبارک	۲
فی رحاب تفسیر القرآن	۴
کلام الامام۔ نماز اور روزہ کے برکات	۵
رسول مقبول ﷺ کا انداز تربیت (دوسری قسط)	۶
وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے (تلخیص کتب حضرت مسیح موعودؑ)	۱۳
اے قادیاں دارالاماں (نظم)	۱۶
من الظلمات الی النور (داستان قبول احمدیت)	۱۸
امتحان پاس کرنے کے گُر	۲۳
تقویم ہجری شمسی کا اجراء (قسط اول)	۲۷
حضرت علیؓ کے ارشادات	۳۱
بدرسومات کے خلاف جہاد	۳۳
ثاقب زیروی صاحب کے ساتھ ایک شام	۳۸

ماہ فروری

اداریہ۔ دعوۃ الی اللہ اور ہماری ذمہ داریاں	۲
فی رحاب تفسیر القرآن	۳
کلام الامام۔ قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان	۴
رسول مقبول ﷺ کا انداز تربیت (آخری قسط)	۵
وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے (قسط ۱۰)	۱۰
تقویم ہجری شمسی کا اجراء (قسط دوم)	۱۳
وہ پھول جو مرجھا گئے	۱۸
اخبار مجالس	۲۲
حکایات صالحین	۲۵
امتحان پاس کرنے کے گُر (قسط دوم)	۲۷
مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ بھارت و قائدین علاقائی	۳۳
وصایا 15094 تا 15105	۳۶

ماہِ مارچ

اداریہ۔ 23 مارچ تجدید عہد کا دن	۲
فی رحاب تفسیر القرآن	۳
کلام الامام	۴
رجال من الفرس	۵
اسلام اور علم	۷
تقویم ہجری شمسی کا اجراء (قسط سوم)	۱۸
رپورٹ صوبائی اجتماع اڑیسہ	۲۲
جھوٹو جانے اور اقوال زریں	۲۳
رپورٹ ریلیف بر موقع زلزلہ گجرات	۲۴
ریلیف کاموں کے بعض مناظر	۳۴

ماہ اپریل

کلام الامام	۲
فی رحاب تفسیر القرآن	۳
عربی منظوم کلام	۶
صوری و معنوی محاسن سے مرصع ترجمہ قرآن	۸
وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے (قسط ۱۱)	۱۲
ناقابل فراموش	۱۴
خوشبو ہی خوشبو	۱۵
ذلک الکتاب لا ریب فیہ	۲۰
تقویم ہجری شمسی کا اجراء (قسط ۴)	۲۳
تلاوت قرآن مجید کے آداب	۲۹

تلاوت قرآن مجید کے آداب ۲۹
اخبار مجالس ۳۱
رپورٹ آئی کیمپ ۳۴
سالانہ کانفرنس ہماچل ۳۸

ماہِ مئی

اداریہ - مذہبی قوموں کی تعمیر میں اخلاق حسنہ کا کردار ۲
فی رحاب تفسیر القرآن ۳
کلام الامام-اس پُر آشوب زمانہ میں تقویٰ اختیار کریں ۶
وہ خزائن جو ہزاروں...سرمہ چشم آریہ (قسط۱۲) ۷
خلیفہ برحق کی صحیح پہچان ۱۰
تقویم ہجری شمسی کا اجراء (قسط5) ۱۴
دانتوں کی حفاظت ۱۹
حضرت خالد بن ولیدؓ ۲۳
میں لڑکے کی ماں ہوں (نظم) ۲۷
معلومات ۲۹
اخبار مجالس ۳۰
وصایا15106 تا 15111 ۳۸

ماہِ جون

اداریہ-میدان عشق کا وہی حسین شہ سوار ہے (نظم) ۲
فی رحاب تفسیر القرآن ۳
کلام الامام-پاک زندگی اور حقیقی نجات کا حصول ۵
احمدیت کی برکات ۶
مشہور مفسرین اور تفاسیر ۹
تبلیغ اسلام ۱۲
من الظلمات الی النور ۱۴
تقویم ہجری شمسی کا اجراء (قسط۶) ۱۶
کہتا ہوں وہی بات سمجھتا ہوں جسے حق ۲۲
رپورٹ اجتماع حیدر آباد ۲۷
بچوں کے صفحات ۳۰
وصایا15112 تا 15126 ۳۵

جولائی

اداریہ-مذہبی قوموں کی تعمیر میں اخلاق حسنہ....2 ۲
فی رحاب تفسیر القرآن ۳
کلام الامام-جب اللہ تعالیٰ کو کسی نے چھوڑا تو..... ۵
وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے (قسط۱۳) ۶
احمدیت کی برکات-2 ۱۲
حضرت مسیح ناصریؑ کا حقیقی مشن-1 ۱۳
تقویم ہجری شمسی کا اجراء (قسط۷) ۱۸
خدام الاحمدیہ کے فرائض منصبی ۲۲
قرض کے بارہ میں اسلامی تعلیم ۲۷
رپورٹ تربیتی کیمپ ۳۳

ماہِ اگست

اداریہ ۲
فی رحاب تفسیر القرآن ۳
کلام الامام- حقیقی نیکی کے واسطے..... ۵
بھارت میں جماعت احمدیہ کی ترقی ۶
وہ خزائن جو ہزاروں سال سے.....(قسط۱۴) ۱۴
حضرت مسیح ناصری کا حقیقی مشن-2 ۱۷
کنگسٹن سے قرطبی تک-1 ۲۲
تقویم ہجری شمسی کا اجراء (قسط۸) ۲۶
انٹرنیٹ ۳۰

اخبارِ مجالس ۴۲

ماہِ ستمبر

اداریہ ۲
فی رحاب تفسیر القرآن ۳
کلام الامام ۵
اجتماعات کے متعلق خلیفہ ثالثؒ کے ارشادات ۵
وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے (قسط ۱۵) ۶
m.t.a. سے استفادہ (مجلس عرفان) ۹
حضرت مسیح ناصریؑ کا حقیقی مشن (آخری قسط) ۱۵
احمدیت اور لکھنؤ ۲۱
تقویم ہجری شمسی کا اجراء (قسط ۹) ۲۷
کنگسٹن سے قرطبہ تک (قسط دوم) ۳۲
اخبارِ مجالس ۳۷
تحریک مسجد ماڈرن ۴۰

ماہِ اکتوبر

اداریہ - زندہ خدا کے ساتھ زندہ تعلق کی علامت ہے... دعا ۲
فی رحاب تفسیر القرآن ۳
کلام الامام - دینی خدمات وہی بجالاسکتا ہے جو... ۵
m.t.a. سے استفادہ (مجلس عرفان) 2 ۶
حضرت ادریس علیہ السلام ۸
بزمِ مشکوٰۃ (سوال و جواب) ۹
تقویم ہجری شمسی کا اجراء (قسط ۱۰) ۱۱
طلب العلم فریضة ۱۵
کولکتہ میں پوسٹل میوزیم ۱۷
جنات کا کرشمہ ۲۱
قادیان میں کمپیوٹر انسٹی ٹیوٹ کا اجراء ۲۵
رپورٹ سالانہ اجتماع 2001ء ۲۸
رپورٹ ہائیکنگ ۳۳
وصایا 15126 تا 15132 ۳۸

ماہِ نومبر

اداریہ — دیکھو خدا نے ایک جہاں کو جھکا دیا ۲
فی رحاب تفسیر القرآن ۳
کلام الامام — انسان کی روح جب ہمہ نیستی ہو جاتی ہے... ۵
”رفیقو چلو قادیان“ (نظم) ۶
m.t.a. سے استفادہ 3 (مجلس عرفان) ۷
بزمِ مشکوٰۃ (سوال و جواب) ۹
وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے (قسط ۱۶) ۱۳
رمضان: اصلاح نفس کا بہترین موقع ۱۶
روزوں کے مسائل ۲۲
اے وقت ذرا رُک جا! ۲۶
انتخاب زوجین کے بارہ میں ہدایات ۲۸
حجر اسود اور معجزہ شق القمر کی حقیقت ۲۹
تقویم ہجری شمسی کا اجراء (۱۱) ۳۵
مسکراہٹیں، اخبار، معلومات ۳۹
پچھتاوا (نظم) ۴۳
تبصرہ کتاب، اعلانات، ذکرِ خیر ۴۷

ماہِ دسمبر

اداریہ - اصلاح نفس کے لئے ایک بہترین دعا ۲
فی رحاب تفسیر القرآن ۳
کلام الامام ۵
m.t.a سے استفادہ 4 (مجلس عرفان) ۶

سیرت آنحضرت ﷺ (عورتوں کے حقوق) ١١
تقویم ہجری شمسی کا اجراء-12 ١٨
خدا کی ہستی کا ثبوت ٢٤
واقفین نو کے لئے عمومی رہنمائی (قسط١) ٢٩
رپورٹ اجتماع لجنہ اماء اللہ قادیان ٣٢
اخبار مجالس ٣٦

NAVNEET JEWELLERS

01872-20489(S)
20233,20847(R)

CUSTOMER'S SATISFACTION IS OUR MOTTO

FOR EVERY KIND OF GOLD & SILVER ORNAMENTS

(All Kinds of *rings & "Alaisallah"* rings olso sold here)

Navneet Seth, Rajiv Seth

Main Bazzar Qadian

MANUFACTURERS.
EXPORTERS & IMPORTERS
OF
ALL KINDS OF FASHION
LEATHER

janic eximp

16D, TOPLA 2nd LANE KOLKATA-39

PH: 91-33-3440150 FAX: 91-33-344 0150
MOB: 098310 78426 E-mail: janiceximp@usa.net

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ
اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ
وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ

طالب دُعا۔

AHMAD-FRUIT-AGENCY

Commision & Forwarding
Agents
ASNOOR(KULGAM)
KASHMIR

اعلان

مشکوٰۃ میں اشاعت کے لئے جو احباب مختلف کارگزاریوں کی تصاویر بھجواتے ہیں ان سے گزارش ہے کہ وہ تصاویر کی پشت پر اس کا مختصر تعارف معین تاریخ کے حوالہ سے ضرور لکھیں۔ اور معیاری تصاویر ہی بھجوائیں، شکریہ (ادارہ)

وصایا

منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی دوست کو کسی بھی جہت سے اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر مطلع فرمائے۔ ﴿سیکریٹری بہشتی مقبرہ﴾

وصیت نمبر 15136

میں عارفہ کلیم زوجہ کلیم احمد صاحب شاہد قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 25 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16/4/2001ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری اس وقت غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں۔ منقولہ جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

	گرام
۱۔طلائی زیور ہار ایک عدد	15-400
۲۔چوڑیاں چار عدد	40-000
لاکٹ ہار ایک عدد	3-000
کانٹے چار عدد	8-000
انگوٹھی 6 عدد	12-680
لاکٹ ایک عدد	11-000

کل وزن طلائی زیور 9 تولے 80 ملیگرام

قیمت اندازاً-37000 روپے

نقرائی زیور کانٹے 2 عدد	400-10
ہار ایک عدد	100-15
لاکٹ ایک عدد	00-08
انگوٹھی تین عدد	270-05

پازیب 2 عدد 13 گرام کل وزن نقرئی زیور 1/2-7 تولہ قیمت -/4900 روپے 23 گرام 250 ملی گرام چوڑیاں چھ عدد حق مہر -/25000 بذمہ خاوند

میں اس کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتی ہوں میری اس وقت کوئی آمد نہیں شوہر کی طرف سے ماہانہ تین صد روپے جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تازیست اس کا 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ نیز آئندہ اگر کوئی آمد یا جائیداد مزید پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دیتی رہوں گی اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 1/4/2001ء سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ	الامتہ	گواہ
کلیم احمد شاہد	عارفہ کلیم قادیان	محمد انور احمد

وصیت نمبر 15137

میں پروین بیگم زوجہ رفیق احمد صاحب باورچی پیشہ خانہ داری عمر 33 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4/3/2001ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری اس وقت غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔

منقولہ جائیداد اس طرح ہے۔

	قیمت
1۔ایک انگوٹھی طلائی 400 ملی گرام	2000-
2۔پازیب چاندی 5 تولے	500-
3۔حق مہر بذمہ خاوند	4000-
کل میزان	6500-

اس کے علاوہ میری کوئی آمد و جائیداد نہیں ہے۔ البتہ خورد و نوش مبلغ -/300 روپے ماہوار پر حصہ آمد ادا کرتی رہوں گی۔

اس کے علاوہ اگر کوئی جائیداد پیدا کروں گی تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو کرتی رہوں گی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ العمل کی جائے۔

گواہ	الامۃ	گواہ
وحیدالدین	پروین بیگم	محفوظ الرحمٰن فانی

وصیت نمبر 15138

میں رضوانہ سلطانہ زوجہ عبدالحفیظ ناصر بنو قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 38 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 2/2/2001ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میرا جو بھی ترکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری اس وقت کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ اگر کسی وقت ہوگی۔ تو اسکی اطلاع سیکرٹری بہشتی مقبرہ کو دیتی رہوں گی۔ اس وقت میری منقولہ جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

1۔ ہار طلائی وزن قریباً ایک تولہ	-4500
2۔ چوڑیاں وزن قریباً 7 گرام	-2400
3۔ کانٹے طلائی وزن قریباً 5 گرام	-2250
4۔ کانٹے طلائی وزن قریباً 4 گرام	-2000
5۔ پازیب چاندی 10 تولے	-1000
6۔ حق مہر ذمہ خاوند	-5000
میزان	-17150

اسکے علاوہ مجھے میرے خاوند کی طرف سے مبلغ -/300 روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔

اسمیں سے بھی میں 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ العمل کی جائے۔

گواہ	الامۃ	گواہ
نعیم احمد ڈار	رضوانہ سلطانہ	عبدالحفیظ طاہر
		خاوند موصیہ

وصیت نمبر 15139

میں شیخ فرید احمد ولد مکرم شیخ عزیز احمد صاحب قوم شیخ پیشہ طالب علم مدرسہ احمدیہ عمر 21 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڑیسہ

بقائمی ہوش و حواس بالا جبر و اکراہ آج بتاریخ 30/5/01 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل جائیداد منقولہ و غیرہ منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے والد صاحب بحیات ہیں۔ آبائی جائیداد بھی تقسیم نہیں ہوئی۔ اس وقت بحیثیت طالب علم مبلغ تین صد روپے ماہوار جیب خرچ پر حصہ آمد ادا کرتا رہوں گا۔ آئیندہ جب بھی آمد یا جائیداد پیدا کروں گا۔ اس پر 1/10 حصہ آمد ادا کرتا رہوں گا۔ آبائی جائیداد میں سے جب بھی حصہ ملے گا۔ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردوں گا۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ	العبد	گواہ
نعیم احمد ڈار	شیخ فرید	محمد انور احمد

خدا کی قدرت

''تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے کہ اس پر کسی قسم کا کوئی دروازہ مسدود نہیں ہے۔ اسکی قدرتوں کی کوئی انتہاء نہیں ہے''

(ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۳۶)

Registered with the Registrar of NEWS Papers of India at No. 38951/82 Postal Registration No. Pb (0194)2002

Monthly **MISHKAT** Qadian

Majlis Khuddamul Ahmadiya Bharat Qadian

Editor :- Zainuddin Hamid

Ph.: (91) 1872-20139 (R) 22232
Fax: 20105

Vol. NO.21 **February 2002** **No. 2**

قرب ومحبت الٰہی کے تین مراتب

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود مہدی موعود بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں۔

''مراتب قرب ومحبت باعتبار اپنے روحانی درجات کے تین قسم پر منقسم ہیں۔سب سے ادنیٰ درجہ جو درحقیقت وہ بھی بڑا ہے یہ ہے کہ آتش محبت الٰہی لوح قلب انسان کو گرم تو کرے اور ممکن ہے کہ ایسا گرم کرے کہ بعض آگ کے کام اس محرور سے ہوسکیں۔لیکن یہ کسر باقی رہ جائے کہ اس متاثر میں آگ کی چمک پیدا نہ ہو۔اس درجہ کی محبت پر جب خداتعالیٰ کی محبت کا شعلہ واقع ہوتو اس شعلہ سے جس قدر روح میں گرمی پیدا ہوتی ہے اس کو سکینت واطمینان اور کبھی فرشتہ وملک کے لفظ سے بھی تعبیر کرتے ہیں۔

دوسرا درجہ محبت کا وہ ہے جس میں دونوں محبتوں کے ملنے سے آتش محبت الٰہی لوح قلب انسان کو اس قدر گرم کرتی ہے کہ اس میں آگ کی صورت پر ایک چمک پیدا ہو جاتی ہے لیکن اس چمک میں کسی قسم کا اشتعال یا بھڑک نہیں ہوتی۔فقط ایک چمک ہوتی ہے جس کو روح القدس کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

تیسرا درجہ محبت کا وہ ہے جس میں ایک نہایت افروختہ شعلہ محبت الٰہی کا انسانی محبت کے مستعد فتیلہ پر پڑ کر اس کو افروختہ کر دیتا ہے۔اور اس کے تمام اجزاء اور تمام رگ وریشہ پر استیلاء پکڑ کر اپنے وجود کا اتم واکمل مظہر اس کو بنا دیتا ہے اور اس حالت میں آتش محبت الٰہی لوح قلب انسان کو نہ صرف ایک چمک بخشتی ہے بلکہ معاً اس چمک کے ساتھ تمام وجود بھڑک اٹھتا ہے اور اسکی لوئیں اور شعلے اردگرد کو روز روشن کی طرح روشن کر دیتے ہیں اور کسی قسم کی تاریکی باقی نہیں رہتی اور پورے طور پر اور تمام صفات کاملہ کے ساتھ وہ سارا وجود آگ ہی آگ ہو جاتا ہے اور یہ کیفیت جو ایک آتش افروختہ کی صورت پر دونوں محبتوں کے جوڑے سے پیدا ہو جاتی ہے اس کو روح امین کے نام سے بولتے ہیں۔کیونکہ یہ ہر یک تاریکی سے امن بخشتی ہے اور ہر یک غبار سے خالی ہے اور اس کا نام شدید القویٰ بھی ہے کیونکہ یہ اعلیٰ درجہ کی طاقت وحی ہے جس سے قوی تر وحی متصور نہیں''

﴿توضیح مرام۔روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 63-64﴾